Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

شمارہ 19

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

14؍شعبان 1438 ہجری قمری 11؍ہجرت 1396 ہجری شمسی 11؍مئی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5؍مئی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 1 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

’’روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔‘‘

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 102، ایڈیشن 2003)

یہ دُنیا عمل کا گھر ہے اس دُنیا کے اعمال اگلے جہان میں جزا یا سزا کا ذریعہ بنیں گے

اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے نیک عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5؍مئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحدید کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ وَّزِیۡنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَتَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰٮہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانٌ ؕ وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ (الحدید:19)

حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کے لئے سخت عذاب مقدر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقدر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ تنبیہ کی ہے کہ اس دنیا کی ظاہری زندگی اور اس کی آسانیاں، اس کی آسائشیں، اس کا مال و متاع یہ سب عارضی چیزیں ہیں اور ان کی حیثیت کھیل کود اور دل بہلاوے کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے غافل اور اپنی زندگی کے مقصد سے غافل انسان تو ان چیزوں اور ان باتوں کی طرف جھک سکتا ہے، جو دنیا داری کی باتیں ہیں، لیکن ایک مؤمن جس کے اعلیٰ مقاصد ہیں اور ہونے چاہئیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے اور بلند ہو کر سوچتا ہے۔ اور اعلیٰ مقاصد کو اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جو اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہونے اور آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ یقیناً بہت بلند ہونی چاہئے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، حقیقی احمدی اسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ دنیا جو آجکل ان لذات میں گرفتار ہے اور قدم قدم پر شیطان نے اپنے ایسے اڈے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کا حصول اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاوی چیزوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیاداروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ ان کے مال و دولت ان کے کام آتے ہیں نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ بعض تو اس دنیا میں ہی اپنے مال و اولاد سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کا ظاہری انجام دنیاوی لحاظ سے بہتر لگتا بھی ہے تو آخرت میں اُن کا حساب کتاب ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یاد رکھو کہ اس زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ اصل زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے، انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے دُنیا ان کی خادم اور غلام بن جاتی ہے اور پھر فرماتے ہیں جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں آخرکار ذلیل ہوتے ہیں۔

پس بڑے خوف کا مقام ہے جو ہر عقلمند انسان کو ایک حقیقی مسلمان کو، خاص طور پر اس کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور صرف ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کے لئے ایک درد اور کوشش ہونی چاہئے۔ کہنے والے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں عبادتیں کرتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں اس کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ظاہری نماز روزہ، اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو، کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا اور ایسے لوگوں کی نمازوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ کہ ایسے نمازیوں پر ہلاکت ہو اور حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادتیں اور ایسے کام ہم سے چاہتا ہے جو ہماری روحانی حالت میں بہتری پیدا کرنے والی ہو۔ دنیا کی مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقینا مؤمنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں، عبادتوں میں روک نہ بنیں۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بڑی عظمتوں والا بڑی برکتوں والا مہینہ قریب آ گیا ہے!

الحمدللہ۔ثم الحمدللہ کہ رمضان کا مبارک مہینہ پھر ایک بار ہماری زندگیوں میں آنے والا ہے۔ جو رمضان گزرنے کے بعد سارا سال رمضان کا انتظار کرتے رہے انہیں بہت بہت مبارک ہو کہ ان کی مُرادیں بر آنے والی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزہ رکھنے کی بہت بہت تاکید فرمائی ہے۔ روزوں کی اہمیت اور فضیلت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے، فرماتا ہے :

(1) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ اُن پر روزے لکھدیئے گئے ہیں۔ گویا ہر وہ مسلمان جو عاقل بالغ اور صحت مند ہو، بیمار نہ ہو اور مسافر نہ ہو وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان حکم کی نافرمانی کرکے بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَا يَقْضِيهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ۔‘‘ (مسند دارمی باب مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا) یعنی جو شخص رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی رخصت اور بیماری کے چھوڑ دیتا ہے پھر وہ اس روزے کا بدلہ پوری زندگی اُتار نہیں سکتا خواہ پوری زندگی ہی روزہ رکھتا رہے۔

(2) پھر اللہ تعالیٰ روزوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی مَیں نے روزے تم پر اس لئے فرض کئے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ کو قرار دیتے ہیں۔ آپؑ کا بہت مشہور شعر ہے :

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے ......☆...... اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جب سیّدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلا مصرعہ تحریر فرمایا تو دوسرا مصرعہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہام فرمایا۔ گویا کہ اگر تقویٰ ہے تو سب کچھ ہے لیکن اگر تقویٰ نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔

اِتّقاء کا مطلب ہے ڈھال بنانا۔ روزہ دار اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناتا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی ذلت و رسوائیوں سے بچ جائے اور ہر قسم کی خیر و برکت اسے حاصل ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ کہ روزہ ڈھال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دُنیا میں ہر قسم کی ذلّت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جاوے۔ (ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 99، ایڈیشن 2003، قادیان)

(3) آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ دیکھو روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم یہ بات سمجھ سکتے۔ نفس کے بہانے بعض دفعہ روزہ کے راستے میں حائل ہو جاتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے تمہارا روزہ رکھنا بہرحال تمہارے لئے بہتر ہے۔

(4) پھر آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ کہ رمضان کا مہینہ کوئی معمولی مہینہ نہیں، بہت ہی عظیم الشان مہینہ ہے۔ اس ماہ مبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غارِ حرا میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کے نزول کی ابتداء ہوئی ’’اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝‘‘ کے الفاظ میں، وہ رمضان کی 24 تاریخ تھی۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ عظیم الشان مہینہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآن مجید میں احکامات نازل ہوئے۔ اور قرآن مجید میں خصوصیت کے ساتھ رمضان کے بارے میں احکامات نازل ہونا رمضان کو بہت ہی اہمیت کا حامل بنا دیتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ پھر ایک مرتبہ مومنین کو فرماتا ہے کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو اس کو چاہئے کہ اس کے روزے رکھے۔ پس بار بار اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزہ رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی ترغیب دی ہے۔

(5) پھر آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ تنگی اور تکلیف نہیں چاہتا۔ سبحان اللہ! کیا ہی رحیم و کریم ذات ہے کہ اپنی مخلوق کو ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی ہے پھر اگر کوئی نہ مانے تو یہ اُس کی مرضی ہے۔ فرماتا ہے کہ میرے بعض بندے روزے کو اپنے اُوپر گراں سمجھیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ روزوں کا حکم اس لئے ہے تاکہ تمہارے لئے آسانی پیدا کی جائے۔ یہ ہرگز تمہارے لئے تنگی اور تکلیف اور پریشانی کا موجب نہیں ہے لہٰذا فرمایا :

(6) وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ تم سہولت کے ساتھ گنتی کو پورا کرو اور اللہ کی بڑائی کرو اس بنا پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکر کرو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ہدایت ہے، آسانی ہے۔ دو، چار یا دس، بارہ روزے رکھ کر یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ مَیں نے روزے رکھ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گنتی مکمل کرنی ہے پورے اُنتیس یا تیس روزے رکھنے ہیں۔ رمضان کے بعد عموماً ایک دوسرے سے پوچھا کرتے ہیں کہ کتنے روزے رکھے۔ پھر ایک دوسرے کو اپنی تعداد بتاتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے روزے پورے رکھنے ہیں۔ گنتی پوری کرنی ہے۔

(7) پھر آگے چل کر اللہ تعالیٰ روزوں کے ضمن میں ہی اپنے قریب ہونے کا اور دُعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرماتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے : وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ یعنی جب میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں تو تُو اُنہیں کہہ دے کہ مَیں یقیناً قریب ہوں۔ مَیں دُعا کرنے والوں کی دُعاؤں کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتے ہیں۔ پس اُن کو چاہئے کہ وہ بھی میری باتوں کو سنیں اور مجھ پر ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ دُعاؤں کا مہینہ ہے۔ قربِ الٰہی کے حصول کا مہینہ ہے۔ لقاء الٰہی کا مہینہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ افطاری کرتا ہے اور دوسری خوشی اُسے اس وقت ہوگی جب اللہ سے اس کی ملاقات ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ملاقات سے مُراد اِسی دُنیا میں ملاقات ہے اس جگہ مرنے کے بعد کی ملاقات کا ذکر نہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مُراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2، صفحہ 561، ایڈیشن 2003، قادیان)

ایک بہت ہی پیاری حدیث رمضان کی فضیلت پر پیش ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے لوگو! بڑی عظمتوں والا بڑی برکتوں والا مہینہ قریب آ گیا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس میں راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ یہ مہینہ بدیوں سے رُکنے اور نیکیوں کو استقلال سے ادا کرنے کا مہینہ ہے اور اس کا بدلہ جنّت ہے۔ یہ محتاج لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی کا مہینہ ہے، جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو گناہوں سے مغفرت حاصل ہوگی اور وہ دوزخ کی آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں سے کوئی کمی کی جائے۔ اور جو زیادہ استطاعت نہ رکھتا ہو وہ دودھ یا کھجور یا پانی سے روزہ کھلوا سکے تو اس کو بھی یہ ثواب خدا دے گا۔ اور جو روزے دار کو پانی سے سیر کرائے خدا اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے ابتداء میں رحمت اور اس کے وسط میں مغفرت اور اس کے آخر میں دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ جو اس میں اپنے ماتحت سے تخفیف کرے گا خدا اس کی مغفرت کرے گا اور دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان کی نیکیوں کو ہمارے لئے دائمی بنا دے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

روزہ کے دوران ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں

ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حدیث شریف وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ یعنی روزہ ڈھال ہے، کی تشریح میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

یہ ڈھال تو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی لیکن اِس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔ اِس کے بھی کچھ لوازمات ہیں جنہیں پورا کرنا چاہئے تبھی اِس ڈھال کی حفاظت میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق ملے گی۔ یہ ڈھال اُس وقت تک کارآمد رہے گی جب روزہ کے دوران ہم سب برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جھوٹ نہیں بولیں گے، غیبت نہیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کریں گے، اپنے جسم کے ہر عُضو کو اِس طرح سنبھال کر رکھیں گے جس سے کبھی کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہر ایک دوسرے کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیب تلاش کر رہا ہوگا۔ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی برائیوں، کمیوں، کمزوریوں اور خامیوں کو ڈھونڈ رہا ہوگا ...... جب روزوں میں اِس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے، کان، آنکھ، زبان، ہاتھ سے دوسرے کو نہ صرف محفوظ رکھ رہے ہوں گے بلکہ اُسکی مدد کر رہے ہوں گے تو پھر روزے تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بے انتہا اجر پانے والے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ ۷/اکتوبر ۲۰۰۵)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں
اس بات کو جہاں ہمیں اپنے ایمانوں میں بڑھنے کا ذریعہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے
تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے

ہمارے احمدی یہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر اخلاق غیروں کو دکھانے میں تو بہت بہتر ہیں
لیکن عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں

اسی طرح آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے
مختلف جگہوں پر شکایتیں آتی ہیں اور لوگوں کو عہدیداروں کے لئے دل میں عزت کے جذبات رکھنے کے معیار کو بہتر کرنے کیلئے بھی ضرورت ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

جماعتی تقریبات میں شامل ہونے والے غیر مسلم مہمانوں کو
جب حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے تو اس کا ان پر گہرا اثر ہوتا ہے، بعض مہمانوں کے ایسے تاثرات کا تذکرہ

میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو
اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں

کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے غیروں پر گہرے اثرات کا تذکرہ
جب پڑھے لکھے لوگوں سے تعارف ہو تو انہیں یہ کتاب ضرور دینی چاہئے

اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت میں خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں، انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے حَکم اور عدل بن کر آئے تھے ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔

پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ پس جہاں خود پڑھیں وہاں دوسروں کو بھی دیں جن کے ساتھ گہرا واسطہ ہے جو سعید فطرت ہیں انہیں لٹریچر دینا ضروری ہے اور روزمرّہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ارشادات میں ہر قسم کے سوالوں کے جواب دیئے ہوئے ہیں۔ اسلئے مَیں نے یہ کہا تھا اور مَیں کہتا ہوں کہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کیلئے ہمیں اس مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔ فقہی مسائل ہیں یا روزمرّہ کے معاملات سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں یا علمی مسائل ہیں یہ سب باتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں مل جاتی ہیں اور خلفاء نے اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اسے پڑھیں اور اس پر غور کریں

اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی مختصر ذکر کیا ہے کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض، حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔ پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے آپ کو دیکھیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21؍اپریل 2017ء بمطابق 21؍شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام Raunheim، فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس بات کو جہاں ہمیں اپنے ایمانوں میں بڑھنے کا ذریعہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

بعض نوجوانوں میں بعض دفعہ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جو فتنہ اور فساد ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس لحاظ سے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں۔ گو اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ایکٹو (active) ہے اور جو لیف لیٹنگ (leafleting) وغیرہ کی رپورٹس آتی ہیں اس میں اظہار ہوتا ہے کہ کافی حصہ لیا گیا ہے لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جو کسی نہ کسی لحاظ سے بعض دفعہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے۔ مسلمان کہلاتا تو ہے کیونکہ مسلمان ہیں لیکن اس کا زیادہ اظہار نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے۔ حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہمیں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ جو اس وقت مسلمانوں کی حالت ہے یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگا، فتنہ و فساد ہوگا، نام نہاد علماء

اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جز 3 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون 2004ء) مسلمانوں پر دنیاداری غالب ہو جائے گی۔ اور اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور وہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ اسلام کے حقیقی پیغام کو وہ دنیا میں پھیلائے گا۔ اور ہم احمدی وہ ہیں جو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں اور حقیقی اسلامی تعلیم جس کے خوبصورت انداز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے اور سکھائے ان پر عمل کرنے والے ہیں۔ پس کسی احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی طرح بعض لوگ ان مغربی ممالک میں آ کر دنیاداری کے ماحول کے زیر اثر دنیا کے ماحول میں زیادہ ڈوب گئے ہیں اور زبانی تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل اس سے مختلف ہیں۔ ہمارے احمدی یہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر اخلاق غیروں کو دکھانے میں تو بہت بہتر ہیں۔ لیکن عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔

اسی طرح آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے۔ مختلف جگہوں پر شکایتیں آتی ہیں اور لوگوں کا عہدیداروں کیلئے دل میں عزت کے جذبات رکھنے کے معیار کو بہتر کرنے کیلئے بھی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔ پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کیلئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

جرمنی میں جوں جوں مسجدیں بن رہی ہیں اور جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم پر دنیا کی تنقیدی نظر بھی بڑھتی جائے گی۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ہماری تعداد بڑھے گی تو دنیا سے تعارف بھی ہوگا اور جب دنیا سے تعارف ہوگا تو تنقیدی نظر بھی بڑھے گی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پس یہ چیز ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی حالتوں کے معیار کو بڑھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرے۔

مَیں ہمیشہ کہتا ہوں اور پھر یاددہانی کرواتا ہوں کہ کم از کم 99.9 فیصد احمدیوں کو ان ملکوں میں آ کر آباد ہونے کی اجازت ملنا ان کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ احمدیت کی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہاں آ کر آباد ہونے والا ہر احمدی احمدیت کا خاموش مبلغ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اکثر احمدیوں کے اچھے نمونے اور اچھے تعلقات کی وجہ سے لوگوں پر جماعت کا اچھا اثر ہے جس کا اظہار مختلف موقعوں پر ہو جاتا ہے۔

گزشتہ چند دنوں میں یہاں مختلف شہروں میں مسجدوں کے افتتاح اور مسجدوں کی بنیاد رکھنے کے پروگرام ہوئے، ان کا موقع ملا اور وہاں مقامی لوگوں کی شمولیت اور لوگوں کا جماعت کے بارے میں جو اظہار خیال تھا، جو اپنے خیالات انہوں نے پیش کئے اور انتظامیہ اور مقامی سیاستدانوں کے بھی جو خیالات تھے جس کا انہوں نے اظہار کیا وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی احمدیوں کا مقامی لوگوں پر اچھا اثر ہے۔ لیکن مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ جب میں ان موقعوں پر اسلام کی تعلیم کے حوالے سے باتیں کرتا ہوں یا جب بھی میں نے ان لوگوں سے باتیں کیں بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں نہیں پتا تھا، ہمیں علم نہیں تھا۔ سب لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے یہ پہلو تو ہم سے چھپے ہوئے تھے۔ ہمارے ذہنوں میں تو اسلام کا وہی تصور ہے جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے۔

یہ بھی انہوں نے اظہار کیا کہ بیشک بعض احمدی ہمارے واقف ہیں اور ان کی دعوت پر ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن ہمارے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ کسی کا ذاتی تعلق پیدا ہونا اور تعلق رکھنا ایک بالکل مختلف چیز ہے اور جماعتی طور پر کسی کو فنکشن میں بلانا اور لے کر آنا اور جماعت کے حوالے سے بات کرنا بالکل اور چیز بن جاتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے یہ میرا دوست ہے جو انفرادی طور پر اچھا ہوگا لیکن پتا نہیں بحیثیت جماعت ان کی کیا حالت ہے اور ان لوگوں کے کیسے خیالات ہیں۔ یہ بھی کہیں شدت پسند تو نہیں ہیں؟ اس لئے ان لوگوں کے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ یہ عمومی تأثر اور ایسے تحفظات مَیں نے دنیا کے ہر ملک کے غیر مسلموں میں دیکھے ہیں کہ پتا نہیں اگر ہم مسلمانوں کے اس فنکشن میں گئے تو کیا ہوگا؟ شاید دہشتگردی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن یہ بھی انہوں نے کہا کہ آپ کے فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں پتا چلا کہ ہماری سوچیں بالکل غلط تھیں اور آپ کی باتیں سن کر ہمیں پتا چلا۔ یہ مجھے انہوں نے کہا اور مختلف جگہوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ یہ باتیں سن کر ہمیں پتا لگا کہ اسلام ایک پُرامن اور محبت کرنے والا مذہب ہے، محبت پھیلانے والا مذہب ہے۔ اور چند لوگوں کے عملوں کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔

یہاں بھی مختلف فنکشنز پر اور دنیا میں اَور جگہ بھی ایسے لوگ ملتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور یہ اظہار کرتے ہیں، یہاں بھی ان دنوں میں بعض لوگوں نے اظہار کیا کہ آپ کی باتیں سن کر ہمارے اسلام کے متعلق صرف شبہات ہی دور نہیں ہوئے، جو شبہات یا تحفظات تھے صرف وہی دور نہیں ہوئے بلکہ اگر ہمیں کبھی کسی مذہب کی طرف آنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی تو جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف ہی آئیں گے۔ ہم سے اسلام کی باتیں سن کر لوگ کس طرح اپنے خیالات بدلتے ہیں اس کی چند مثالیں مَیں دیتا ہوں۔

پہلی مسجد غالباً والڈشٹ (Waldshut) کی تھی، وہاں آئے ہوئے ایک صاحب سائمن کلاس (Klaus) کہنے لگے کہ میرا آج اسلام کے بارے میں تصور بالکل بدل گیا ہے۔ جہاد کے حقیقی معنوں کا آج مجھے پتا چلا ہے۔ جہاد کے ان حقیقی معنوں کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ جہاد کا لفظ سن کر ڈرا جائے بلکہ اس میں کوئی خوف والی بات ہی نہیں ہے۔ کہتے ہیں یہاں آنے سے پہلے میرا خیال تھا اور میں ڈر رہا تھا کہ یہاں مجھ پر دہشتگرد حملہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں نے دعوت کے بعد پہلے نہ آنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پھر میرے ایک دوست جس نے جماعت کے بارے میں کچھ انٹرنیٹ پر معلومات حاصل کی تھیں اور ویڈیو بھی دیکھی تھی اس نے مجھے بتایا کہ یہ لوگ بڑے پُرامن ہیں اس لئے ان کے فنکشن پر چلے جاؤ کوئی حرج نہیں۔ لیکن کہتے ہیں پھر بھی مَیں خوفزدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ آج میں اس فنکشن میں شامل ہو گیا اور شامل ہو کر مجھے پتا چلا کہ تم لوگ زندگیاں لینے والے نہیں بلکہ زندگیاں دینے والے ہو۔ انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کے کاموں کی وجہ سے دنیا کو زندگیاں دینے والے ہو۔

ایک ڈاکٹر فرانز تھے کہتے ہیں کہ آج میں نے وہ اسلام دیکھا ہے جو نفرت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ سے پھیل رہا ہے۔

دوسری مسجد کا جہاں افتتاح ہوا وہاں بھی ایک خاتون کہنے لگیں کہ جو باتیں آج میں نے سنی ہیں کبھی کسی مسلمان لیڈر سے نہیں سنیں۔ ایک خاتون کہنے لگیں کہ آج مجھے پتا چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن اور رحم کرنے والا مذہب ہے اور مجھے پتا چلا ہے کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق کی کتنی حفاظت کرتا ہے۔

ایک سیرین مسلمان فنکشن میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے کہ آج کا دن میرے لئے بڑا جذباتی دن ہے۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے بتایا گیا تھا یا عام طور پہ یہی تصور تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور ان کا قرآن بھی مختلف ہے۔ لیکن آج مجھے پتا چلا ہے کہ وہ سب جھوٹ ہے اور احمدی اسی قرآن کو پڑھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں جسے باقی مسلمان مانتے ہیں۔ اور پھر مجھے ملنے کے بعد کہا کہ خلیفہ وقت کو ملنے کے بعد اب عین ممکن ہے کہ میں احمدی ہو جاؤں۔

یہی خیالات یہاں جب اس جگہ پر سنگ بنیاد رکھا گیا ہے یہاں آئے ہوئے مہمانوں کے تھے اور اسی طرح کے ماربرگ میں تھے۔ ماربرگ یونیورسٹی کی وائس چانسلر کہنے لگی کہ اس وقت میں مکمل طور پر جذبات سے مغلوب ہوں۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی بات سن کر اور خاص طور پر (جو میں نے وہاں اپنے ایڈریس میں دو جنتوں کا تصور پیش کیا تھا اور اسلام کی تعلیم بتائی تھی کہ اس دنیا کی بھی جنت ہے اور اگلے جہان کی بھی جنت ہے تو کہتی ہیں) دو جنتوں کا یہ جو تصور ہے کہ اس دنیا کی جنت بھی ہے اور اگلے جہان کی جنت۔ اس کی وضاحت سے مَیں بہت متاثر ہوئی ہوں اور یہ بھی کہ کس طرح اس دنیا کی جنت حاصل کی جا سکتی ہے جو اگلے جہان کی جنت کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی انہوں نے کہا کہ مجھے آج بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسلام کی ابتدائی تاریخ کا بھی پتا چلا ہے اور یہ بھی کہ کس طرح اسلام حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دیتا ہے۔ کہنے لگی کہ اگر یہ سب کچھ دنیا سمجھ لے تو دنیا میں امن اور محبت اور بھائی چارہ قائم ہو جائے۔ یہ اس قدر جذباتی ہو رہی تھیں کہ جنہوں نے ان سے بات کی ہے وہ کہتے ہیں کہ روتے ہوئے کہنے لگیں کہ اس سے زیادہ اب میں بول نہیں سکتی، میرے میں بولنے کی طاقت نہیں ہے۔

اب ایک عیسائی خاتون ایک مسلمان فنکشن پہ آتی ہے۔ پہلے اس کو اسلام کی تعلیم کا پتا نہیں، تعارف نہیں بلکہ امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کو تعارف نہیں اور تلاش کر رہے تھے ان کو کہ کہاں ہیں۔ وائس چانسلر ہیں، پڑھی لکھی خاتون ہیں لیکن اس کے بعد باتیں سنیں تو اس قدر جذباتی ہیں کہ اپنے جذبات کو کنٹرول نہیں کر سک رہیں۔ تو ایسی خوبصورت اسلام کی تعلیم ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی بھی قسم کا کوئی احساس کمتری ہو، کوئی کمپلیکس ہو۔

ایک خاتون مس ایسٹر (Esther) کہنے لگیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے ہیں جو یہاں میں اپنے دل میں رکھ کر لائی تھی۔ کہنے لگی کہ اس بات کا خوف ہے کہ آج میں نے اتنی خوبصورت باتیں سنی ہیں اور یہ سن کر میں گھر جا رہی ہوں لیکن کوئی بعید نہیں کہ کل اسلام کو بدنام کرنے والا کوئی شخص اٹھے اور اسلام کے نام پر کوئی دہشتگرد حملہ کر دے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور پھر اس پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے۔ یہ مجھے درد ہے، یہ مجھے تکلیف ہے۔

تو یہ احساسات ہیں جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کے بیشمار تبصرے ہیں۔ ہر جگہ اس طرح کے تبصرے آئے اور جیسا کہ اس خاتون نے کہا کہ لوگ پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے اور یہ حقیقت ہے کہ اسی طرح ہوتا ہے اور میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو۔ اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

اسلام کے نام پر ہر منفی عمل کے بعد جو یہ بعض نام نہاد مسلمان کرتے ہیں ہمارا کام ہے کہ مثبت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جو لوگ اور مہمان جو مختلف فنکشنز پر آئے تھے یا جن سے لوگوں کے تعلقات ہیں ان سے اب مسلسل رابطہ بھی رکھیں۔ ان لوگوں پر جو اثر ہوا ہے یہ سب کیوں ہوا ہے؟ کیا وجہ ہے اس کی؟ آخر ہم بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ ہم بھی نمازیں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح دوسرے مسلمان پڑھتے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہیں۔اسی شریعت کو مانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور آپ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ یہ سب اثر اس لئے ہوا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور جیسا کہ میں نے کہا آپ علیہ السلام نے اسلام کی حقیقت کھول کر ہمارے سامنے رکھی کہ یہ حقیقی قرآنی تعلیم ہے جسے پھیلانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پس جہاں ہمیں اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہاں ہمیں آپ علیہ السلام کے لٹریچر کو پھیلانے کی بھی ضرورت ہے اور یہ ہمارا کام ہے بلکہ ہماری ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ ماربرگ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا وہاں بہت سے مہمانوں میں یونیورسٹی کے پروفیسر اور طلباء بھی شامل تھے، وائس چانسلر بھی آئی ہوئی تھیں جن کے خیالات میں نے بتائے ہیں۔ وہاں یونیورسٹی کے دو مصری پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے جو اسلامیات اور عربی پڑھاتے تھے۔ میرے پوچھنے پر ایک نے بتایا کہ وہ اسلامیات میں اسلامی فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے؟ کہنے لگے نہیں۔ تو میں نے انہیں کہا کہ یہ ضرور پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر اسلامی اصول کی فلاسفی کی گہرائی کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔ چاہے جتنا مرضی آپ ادھر ادھر سے علم حاصل کرتے رہیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ نیشنل سیکرٹری اشاعت صاحب انہیں ساتھ لائے ہوئے تھے اور یونیورسٹی میں ان میں سے ایک کے شاید سٹوڈنٹ بھی رہ چکے ہیں یا ہیں لیکن بہر حال دونوں سے واقفیت ان کی بہت گہری تھی۔ لیکن یہ جاننے کے باوجود کہ کیا وہ پڑھاتے ہیں، کس subject میں ان کو دلچسپی ہے انہوں نے ان کو یہ کتاب نہیں دی۔ بہر حال میں نے انہیں کہا کہ فوراً انہیں یہ کتاب دینے کا انتظام کریں۔ کل ان کا ایک خط بھی مجھے آ گیا کہ یہ کتابیں انہوں نے ان کو بھیج دی ہیں۔ ان کو عربی میں یہ کتاب بھیجنی چاہئے تھی۔ اپنی زبان میں ان کو زیادہ سمجھ آئے گی۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے بارے میں بہت سے عرب مجھے لکھتے ہیں کہ اس کو پڑھ کر ہمیں اسلام کی حقیقت کا صحیح پتا لگا۔ کئی عیسائی بھی اور دوسرے لوگ بھی مجھے لکھتے ہیں کہ اس نے ہماری کایا پلٹ دی ہے۔ مکرم مصطفی ثابت صاحب مرحوم جماعت کے بہت بڑے عالم بھی تھے۔ بڑا گہرا علم تھا ان کا بلکہ اسلام کا بھی بڑا گہرا علم رکھنے والے تھے۔ وہ بھی یہی کہتے تھے ان کو احمدیت میں لانے میں سب سے زیادہ کردار اس کتاب نے ادا کیا ہے۔ پس جب پڑھے لکھے لوگوں سے تعارف ہو تو انہیں یہ کتاب ضرور دینی چاہئے۔

ہمارے بعض یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کا یہ خیال ہے کہ شاید پرانے فقیہوں اور عالموں کو پڑھ کر یا پرانے اماموں اور اولیاء کے ذکر پڑھ کر ان کا علم بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی علمیت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں شاید ان کا علم بڑھ گیا ہو لیکن ان سے زیادہ علم غیر احمدی علماء کا ہے۔ اس لئے صرف اس کو پڑھ کر یہ نہ سمجھیں کہ آپ عالم بن گئے۔ یہ کیڑا اگر کسی کے دماغ میں ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ پرانے علماء اور اولیاء کو اب چھوڑیں۔ اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت میں خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں، انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے حَکَم اور عدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اس لئے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی سچ ہے اور اسلام کی تعلیم کی حقیقت ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ دوسروں کی کتابیں پڑھ کر، علماء کی کتابیں پڑھ کر، فقیہوں کی کتابیں پڑھ کر، پرانے اماموں کی کتابیں پڑھ کر آپ عالم بن گئے۔ عالم اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں نہیں پڑھتے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو آپ کو براہ راست علم بھی عطا فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار رہو۔ یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (یونس: 37)“ کہ وہم اور ظن جو ہے حق کے مقابلے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔ فرمایا کہ ”یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے“۔ آپ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شئے ہو۔ پھر کس طرح وہ (زندہ) رہ سکتا ہے“۔ فرمایا کہ ”یہ ایک موٹی مثال ہے“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔“ فرمایا ”اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود، حَکَم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔“ فرمایا کہ ”وہ ایمان جو خدشات اور توہّمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو“۔ خاموش ہو جاؤ۔ جو کہا گیا ہے اس کو مانو ”اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو“۔ فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا“ (جو مسیح موعود آئے گا وہ تمہارا امام ہوگا اور) ”وہ حَکَم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہوگی۔“ فرماتے ہیں ”یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ مَیں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ اَور صادق تلاش کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ اِس وقت اَور صادق نہیں مل سکتا۔ اور پھر اگر کوئی دوسرا صادق نہ ملے اور نہیں ملے گا تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا ہے۔ جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا“ (بیعت میں آ گیا) ”اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اَور بھی بدقسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا“۔ یہ بہت بڑی اہم چیز ہے کہ مانا بھی اور پھر بعض شبہات دل میں ہوں تو پھر دیکھ کر اندھا ہو گیا اور زیادہ گنہگار بن گیا۔ فرمایا کہ ”اصل بات یہ ہے کہ معاصرت بھی رتبہ کو گھٹا دیتی ہے۔“ ایک ماحول میں رہتے ہیں، ساتھ ساتھ رہتے ہیں وہاں پتا نہیں لگتا کہ انسان رتبہ اور مقام پہچان سکے اس لئے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ ”اس لئے حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں“۔ فرمایا کہ ”اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کو اہلِ وطن سے کیا کیا تکلیفیں اور صدمے اٹھانے پڑے تھے۔ سو یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک سنت چلی آتی ہے ہم اس سے الگ کیونکر ہو سکتے ہیں“۔

پس یہ جو بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں احمدیت پہ اعتراض کرنے والے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر اعتراض کرنے والے کہ ان کی قوم کے علماء نے ان کو ردّ کر دیا اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ دے دیا کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ اس میں عرب بھی شامل ہیں، دوسری قوموں کے بھی شامل ہیں۔ تو یہ دلیل ان کے لئے کافی ہے کہ ہر جگہ، ہر زمانے میں، ہر قوم میں جب نبی آیا تو اس کو اس کے لوگوں نے ہی ردّ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ”اس لئے ہم کو جو کچھ اپنے مخالفوں سے سننا پڑا یہ اسی سنّت کے موافق ہے“۔ بلکہ نبی کی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت جو ہے یہ آپ کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اور انبیاء کی یہ سنت ہے کہ اسی طرح ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ”مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس: 31) کہ کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کا استہزاء کرتے تھے۔ اس کی ہنسی اڑاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”افسوس اگر یہ لوگ صاف نیت سے میرے پاس آتے“ (مخالفین کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر صاف نیت سے میرے پاس آتے) ”تو مَیں ان کو وہ دکھاتا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور وہ خدا خود ان پر اپنا فضل کرتا اور انہیں سمجھا دیتا۔ مگر انہوں نے بخل اور حسد سے کام لیا۔ اب مَیں ان کو کس طرح سمجھاؤں“۔ لیکن ہم جو ماننے والے ہیں ہمارا کام ہے کہ جب ہم آ گئے، ہم نے مان لیا تو پھر اس خدا سے اپنا تعلق پیدا کریں، دنیا داری میں نہ پڑ جائیں یہ دنیا عارضی ہے۔ اس لئے ہمیں اگلے جہان کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ”جب انسان سچے دل سے حق طلبی کے لئے آتا ہے تو سب فیصلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب بدگوئی اور شرارت مقصود ہو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا.....“۔ فرمایا کہ ”حجج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائے گا اور یہاں تک بھی کہا جاوے گا کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔ اِس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اِس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں۔ ان شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے“۔ خود نہ توجیہیں پیش کرتا رہے۔ وہ ایک طرف رکھ دے۔ فرمایا ”اور اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے کہ کیا یہ سچا ہے یا نہیں“۔ یہ دیکھو اور اس بات کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یہ سچا ہے کہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں ”بعض امور بیشک سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔“

فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے بلکہ منتظر رہتے تھے کہ کوئی آ کر سوال کرے تو فائدہ اٹھاتے تھے ورنہ خود خاموش سر تسلیم کئے ہوئے بیٹھے رہتے تھے اور جرأت سوال کرنے کی نہ کرتے تھے۔“ فرمایا کہ ”میرے نزدیک اصل اور اسلم طریق یہی ہے کہ ادب کرے۔ جو شخص آداب النبی کو نہیں سمجھتا اور اس کو اختیار نہیں کرتا اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 73 تا 75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اپنوں کو بھی ساتھ نصیحت کر دی کہ بدظنیاں بھی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلاوجہ کے سوالات نہیں ہونے چاہئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا۔ بعض معاملات میں اگر پرانے بزرگوں اور اولیاء کی آراء ہیں تو وہ اس حکم اور عدل کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اگر ان کے مقابلے میں کوئی اپنی رائے پیش کی ہے یا اپنا فیصلہ دیا ہے۔ ان بزرگوں نے اپنے وقت میں اسلام کے لئے کام کیا اور بہت کام کیا اور ان پرانے بزرگوں نے امّت کو اپنے اپنے دائرے میں سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اب جب خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء اور مجدد آخر الزمان اور حکم اور عدل آ گیا تو پھر جو اس کے فیصلے ہیں اور جو اس کا علم ہے اور جو اس نے اسلام کے بارے میں بتایا ہے وہی حق ہے باقی سب غلط ہے۔ اور ہم نے بیعت کے بعد اس کی تعمیل کرنی ہے۔ یہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ اور یہی حقیقی اسلام ہے جسے دنیا اس وقت پسند کرتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ ہمیں کیوں پسند کرتے ہیں اسی لئے کہ ہم اس اسلام کو پیش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھایا۔ اس کی چند مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ اَور بہت سی مثالیں ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ پس جہاں خود پڑھیں وہاں دوسروں کو بھی دیں جن کے ساتھ گہرا واسطہ ہے۔ جو سعید فطرت ہیں انہیں لٹریچر دینا ضروری ہے اور

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 را کتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

روزمرہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں۔

پس ہر احمدی کو آپ علیہ السلام کے لٹریچر سے خود بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اور اسے آگے پھیلانا بھی چاہئے۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں اور نہ کرنی چاہئے کہ دنیا کیا کہے گی؟ غیر مسلم دنیا میں یا دنیاوی لوگوں میں ہمارے متعلق کیا خیالات پیدا ہوں گے۔ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے آتے ہی اس وقت ہیں جب دنیا میں دنیاداری زیادہ ہو جائے اور دین میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو جائے اور اکثریت دنیا میں پڑ کر دین کو بھول جاتی ہے اور آنے والوں کا کام ان کو صحیح راستے پر لانا ہوتا ہے۔ پس ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اس لئے مخالفت بھی ہو گی۔ دنیا والے اپنے دنیاوی فائدوں اور مزوں کے لئے قانون بناتے ہیں۔ اگر وہ قانون خدا تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں تو ہم نے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور انہیں صحیح راستہ دکھانا ہے۔ اس میں کسی قسم کے احساس کمتری کی یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کام حکمت سے کرنا ہے۔

پس ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جو غلط ہے اور جسے دین نے غلط کہا ہے اسے غلط ہم نے کہنا ہے۔ یہ بات ہر احمدی کو اپنے ذہن نشین کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اپنے وقت کے لوگوں کو نبی کی مثال دے کے جو کہا تھا کہ زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں اس لئے کہ اس سے کامل اطاعت ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا کہ دوسرے لوگ آ کر سوال کرتے ہیں تو پھر جواب پر ایمان لانے والوں کی بھی تسلی ہو جاتی ہے اور نبی کی قیافہ شناسی ایسی ہوتی ہے کہ آنے والوں کے سوالوں کے جواب ان کے ذہنوں کو سامنے رکھتے ہوئے دے دیتا ہے۔ اگر بعض آنے والے مجھے یہ کہہ سکتے ہیں، میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتہائی ادنیٰ غلام ہوں کہ ہمارے ذہنوں میں جو سوال تھے اس تقریر نے ہمارے سوالوں کے جواب دے دیئے تو نبی کی تو قیافہ شناسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہر باریکی میں جا کر وہ جواب چاہنے والوں کو جواب دے دیتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جواب کوئی نہیں ہے۔ جواب ہیں لیکن ماننے والوں کا یہ بھی کام ہے کہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامل اطاعت کی اور اس کا ذکر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 586)

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں بیٹھتے تھے اور یہی روایات میں آتا ہے کہ سر جھکا کر بیٹھے رہتے تھے۔ کبھی خود نہ بولے، نہ سوال کیا۔ (ماخوذ از الفضل مورخہ 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74) اور جب سوال کرنے والے آتے تھے تو ان سے آپ فائدہ اٹھایا کرتے تھے، نوٹ کیا کرتے تھے یا مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے جو ارشادات ہوتے تھے ان کو غور سے سنتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

یہ یاد رکھیں، پہلے بھی مَیں نے کہا کہ یہ بات نہیں کہ دین اسلام میں بعض سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ نہیں بلکہ ہر بات کا جواب ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ارشادات میں ہر قسم کے سوالوں کے جواب دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مَیں نے یہ کہا تھا اور مَیں کہتا ہوں کہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے ہمیں اس مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔ فقہی مسائل ہیں یا روزمرہ کے معاملات سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں یا علمی مسائل ہیں یہ سب باتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں مل جاتی ہیں اور خلفاء نے اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے پڑھیں اور اس پر غور کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں کیسا ہونا چاہئے اور ان کے ایمان کی کیا حالت ہونی چاہئے۔ اس حوالے سے بھی مَیں آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں تاکہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ آپ اپنی جماعت کو ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک، بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے‘‘۔ غور کرنے والی بات ہے کہ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ ’’اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہرِ الٰہی نمودار ہو رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔‘‘ آجکل دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے۔ فرمایا ’’دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھالے تو اس کی بھوک نہیں جاتی۔ اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھالیوے‘‘ (ایک ٹکڑا، ذرہ توڑ کر کھالے) ’’تو کیا وہ بھوک سے نجات پائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق میں ڈالے تو وہ قطرہ اسے ہرگز نہ بچا سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مرے گا‘‘۔ فرمایا کہ ’’حفظ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے جب تک نہ کھالے اور نہ پیوے، نہیں بچ سکتا‘‘۔ ایک مقررہ مقدار ہے وہ زندہ رہنے کے لئے بہرحال کھانا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو، بچ نہیں سکتا۔ دینداری، تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہئے جیسے روٹی اور پانی کو اس حد تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔‘‘ شراکت داری کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ فرمایا کہ ’’یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے۔ لیکن اگر اس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی۔ جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہو گا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے۔ وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر اُدھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو۔ اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس مرحلہ میں زید و بکر کی پروا نہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو‘‘۔ فرمایا کہ ’’بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا، اس کی عظمت کو نہ جاننا، اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرض کہ کوئی ایسا حکمِ الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے، بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 75 تا 76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب یہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اپنے آپ کو بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچایا ہوا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو کہیں گے کہ ہم تو ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم تو مشرکانہ مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ لیکن یاد رکھیں کوئی مجلس ہو جیسے انٹرنیٹ ہے یا ٹی وی ہے یا کوئی ایسا کام ہے اور مجلس ہے جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی ہے وہ مشرکانہ مجلس ہی ہے۔

پس ہمیں اس گہرائی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ آپ علیہ السلام نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ پانچ وقت نمازوں کو قائم کرو اور نمازوں کو قائم کرنا۔ باجماعت نماز کی ادائیگی ہے اور باقاعدہ اور وقت پر ادائیگی ہے۔ میں نے جائزہ لیا ہے۔ مجھے تو یہاں بھی اس میں ابھی بہت کمزوری نظر آ رہی ہے۔ مجھے دعا کے لئے لوگ کہتے ہیں اور جب پوچھو کہ تم خود دعا کرتے ہو؟ نمازیں پڑھتے ہو؟ باقاعدہ پڑھ رہے ہو؟ تو جواب نفی میں ہوتا ہے اور یہ کہ کوشش کرتے ہیں۔ پس اگر دعا کے لئے کہنے والے کے اپنے اندر اپنی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے دعا کا درد پیدا نہیں ہوتا تو دوسرے کو کس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے دعا کرے۔ ہاں خود اگر اپنی دعاؤں کا حق ادا کر رہے ہوں تو پھر دوسروں کی دعائیں مدد کرتی ہیں۔ اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجو دوالحث علیہ۔ حدیث 1094)

اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی مختصر ذکر کیا ہے کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض، حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔ پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے آپ کو دیکھیں۔ اپنی اصلاح کر لیں گے تو باقی برائیاں بھی دور ہو جائیں گی۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں ہر لحاظ سے پاک ہوں۔ پس ہمیشہ ہمیں اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رجنوری 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 رفروری 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ احلام الحامدی صاحبہ

مکرمہ احلام الحامدی صاحبہ کا تعلق حضرموت کے علاقے سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1983ء میں ہوئی اورانہیں 2013ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کی داستان کچھ یوں بیان کرتی ہیں:

میری عمر بارہ سال تھی اور میں اپنے والدین کے ساتھ مکۃ المکرمہ کے ایک مدرسہ میں پڑھ رہی تھی۔ تاریخ اسلام میرا پسندیدہ مضمون تھا۔ جب میری استانی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے غزوات کے بارہ میں بات کرتی تو میں اس میں اس قدر ڈوب جاتی کہ مجھے ایسے معلوم ہوتا جیسے یہ تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہوں۔ مسلمانوں کی فتوحات، ابتلاء میں صبر اور قربانیوں کی داستانیں سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔

جب میری استانی اپنا لیکچر دے کر چلی جاتی تو میرے ذہن میں طرح طرح کے خیالات آنے شروع ہوجاتے۔ میں خودکلامی کی حالت میں کہتی کہ اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتی تو کیا آپ پر ایمان لانے والوں میں ہوتی یا خدانخواستہ آپ کا انکار کرکے کفار کے گروہ میں شامل ہوجاتی؟! کیا میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء کی بیعت کرتی یا خدانخواستہ بغاوت کرنے والوں کے ساتھ کھڑی ہوتی؟!

گوان سوالوں کے بارہ میں سوچ کر میں اکثر غمگین ہوجاتی لیکن دل میں یہ خواہش بشدت جوش مارتی کہ انبیاء اور خلفاء کے زمانے کا کچھ حصہ ہمیں بھی تو ملنا چاہئے تھا تا کہ ہم بھی معرفتِ حق کے اس تجربہ سے گزرتے۔

نام کا اسلام اور میرے سوالات

خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا کیا۔ لیکن میرے خاندان کا اسلام دراصل اپنے باپ دادا کے دین کی پیروی کا نام تھا۔ خرافات اور خلاف دین امور نے ہمیں جہالت، گمراہی اور عجیب خوف کی ایسی حالتوں کی طرف دھکیل دیا تھا جن میں جھوٹ اور نفاق کی کھلی اجازت تھی۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ہمارے اس اسلامی معاشرے میں کھلے عام کہا جاتا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے نعوذ باللہ تین جھوٹ بولے تھے۔ اسی طرح مولوی حضرات کے ایک دوسرے کے خلاف گندے فتاویٰ اور بدکلامی، نیز جن، حسد اور نظر لگنے جیسے مسائل میں جس طرح شرک کیا جاتا تھا اسکی کوئی مثال ہی نہیں ملتی۔

میں نے قرآن کریم کی تفاسیر اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا تو میری حیرت اور سوالوں میں مزید اضافہ ہوگیا۔ ان میں سے چند ایک یہ تھے:

نبی کریم ﷺ پر جادو کیسے ممکن ہوگیا؟ صرف یہی ایک بات مزید الجھے ہوئے سوالوں کو جنم دیتی تھی۔

پھر یہ سوال کہ نوح علیہ السلام کی قوم تو کسی معین مقام پر موجود تھی پھر ان کو تباہ کرنے کی خاطر ساری زمین کو ہی تہ آب کیوں کر دیا گیا؟

حواریوں کیلئے آسمان سے وہ مائدہ کیسے نازل ہوا جس میں طرح طرح کے لذیذ وطیب کھانے شامل تھے؟

میں نے تفاسیر میں نبیوں کی شان میں بہت سی گستاخیاں پڑھیں۔ ان تفاسیر میں مذکور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ مجھے بالکل پسند نہ آیا۔

اسی طرح یاجوج وماجوج کے قصے اور دجال کے معجزات اور خارق عادت امور کے بارہ میں میرے سوالات اس قدر تھے کہ اگر لکھنے لگوں تو کئی دفتر درکار ہوں گے۔

میں کہتی تھی کہ اگر یہ تفاسیر درست ہیں تو ان میں مذکور گزشتہ زمانوں کے معجزات میں سے کچھ تو اس خیر امت میں بھی نظر آنے چاہئیں۔ لیکن صورتحال اسکے برعکس ہے۔

کنارہ کشی اختیار کرلی

قریب تھا کہ میں دین سے دور ہو کر الحاد کی رو میں بہ جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بچایا اور میں بکثرت یہ دعا کرنے لگی کہ خدایا مجھے تو خود علم عطا فرما اور مجھے اسلام کی حقیقت اور اس کا فہم عطا فرما۔

میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ ناسخ ومنسوخ اور دیگر امور دین کے بارہ میں بحث کرتی تو وہ مجھے بحث کرنے سے روکتے ہوئے کہتے کہ یہود بھی تمہاری طرح اپنے انبیاء سے بحثیں کرتے تھے اس لئے گمراہ ہوگئے۔

مجبوراً میں نے ان سے کنارہ کرلیا حتی کہ شادی بیاہ کی تقاریب سے بھی دور رہنا شروع کردیا کیونکہ ان میں بھی ناچ گانے جیسے بہت سے امور تھے جو میری فطرت کے خلاف تھے۔ میرے اعتراضات کی بنا پر کچھ لوگوں نے مجھ سے اور کچھ سے میں نے دوری اختیار کرلی۔

ان میں سے بعض نے مجھ سے کہا کہ تم بیمار ہو اور تمہیں کسی مولوی سے دم درود کروانا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے اوپر جنوں کا سایہ ہو۔ لیکن چونکہ مجھے ان کے غلط عقائد اور اپنی ذات کا بہت اچھی طرح علم تھا اس لئے میں نے ان کی بات سنی ان سنی کردی۔

میری شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی عطا فرمائی۔ میرا خاوند کئی کئی روز تک جاب کی وجہ سے گھر سے غائب رہتا اور میں گھر میں بچوں کے ساتھ اکیلی ہوتی تھی۔ ایسے میں وقت گزارنے کا ٹی وی ہی ایک واحد ذریعہ تھا لیکن میں اس بارہ میں بھی شدت پسند تھی اور ٹی وی کو زیادہ دیکھنا پسند نہ کرتی تھی۔ کبھی کبھار میں ٹی وی لگا کر بعض اچھے دینی چینلز تلاش کرنے کی کوشش کرتی لیکن کسی چینل سے میری روحانی پیاس نہ بجھ سکی۔

جھوٹے لوگ!

میری دعا جاری رہی اور اسی عرصہ میں میں نے بکثرت ایسے رؤیا دیکھے جو قرب قیامت کی نشانیوں کے پورا ہونے کے مناظر پر مشتمل تھے۔ کبھی میں دیکھتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو رہا ہے اور کبھی یہ کہ لوگ خدا کے سامنے حساب کتاب کیلئے پیش ہیں اور یوم حشر برپا ہے۔

ان میں سے ایک رؤیا ایسا ہے جسے میں زندگی بھر نہیں بھلا سکوں گی۔ میں نے خواب میں ایک مشہور ومعروف مولوی کو زمین پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم پر مہندی سے نقش ونگار کئے گئے تھے۔ میں یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئی اور بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے نکلا یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ پھر گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور میری زبان پر یہی الفاظ تھے کہ یہ جھوٹے لوگ ہیں۔

اتفاق یا تقدیر الٰہی!

انہی ایام میں ایک بار میرا خاوند کام سے چھٹی پر گھر آیا تو اس نے بعض نیوز چینلز کو تلاش کرکے محفوظ کرلیا۔ چونکہ اسے علم تھا کہ میں ایسے چینلز دیکھنا پسند نہیں کرتی اس لئے اس نے کہا کہ جب وہ چھٹی کے بعد واپس جائے گا تو ان چینلز کو حذف کردے گا۔ ہم مختلف امور میں ایسے الجھے کہ میرے خاوند کے جانے کا وقت آگیا اور وہ ان چینلز کو حذف کئے بغیر ہی چلا گیا۔ کچھ روز کے بعد میں نے ٹی وی آن کیا تو دیکھا کہ اس پر بہت سے غیر ضروری چینل کھل رہے ہیں۔ میں نے ایک ایک کرکے سب کو حذف کرنا شروع کیا تو ایسے میں ایم ٹی اے کھل گیا جس پر اس وقت پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا۔ میں نے یہ چینل پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ چپ چاپ میں نے اس پروگرام کو سننا شروع کردیا۔ یہ پروگرام مجھے اس قدر پسند آیا کہ فخر سے میرا سر بلند ہونے لگا اور شرکائے پروگرام کی باتیں سنتے ہوئے بے اختیار ہوکر میرے منہ سے کئی مرتبہ یہ الفاظ نکلے کہ: یہ بات درست ہے، یہی حق ہے اور حقیقت کو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

دوران پروگرام جب ندیم صاحب کچھ بولنے لگے تو میں سوچ میں پڑگئی کہ میں نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔ لیکن کہاں؟ بالآخر مجھے یاد آیا کہ میں نے کچھ سال قبل ایک رؤیا میں ایک بہت بڑا سا خیمہ دیکھا تھا جس میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ میں بھی اس خیمہ میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھی اور جب اس کے دروازے پر پہنچی تو ندیم صاحب نے اس کا دروازہ کھولا اور مجھے اندر آنے کی دعوت دی۔

یہ سب کچھ یاد کرکے میں تو سکتہ میں آگئی۔ کئی سال پرانا یہ رؤیا، اور پھر اس چینل کا حذف ہونے سے بچ جانا اور پھر میرا یہ پروگرام اس وقت دیکھنا جب اس پر وہی شخص نظر آرہا تھا جسے میں نے قبل ازیں اپنے رؤیا میں دیکھا تھا، کیا یہ سب اتفاق تھا؟! ہرگز نہیں۔ یہ سوچ کر میں نے دن رات یہ چینل دیکھنا شروع کردیا۔

اب تو میں جلدی جلدی اپنا کام ختم کرکے ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتی اور اس چینل کے پروگرام دیکھتی رہتی۔ کئی بار ایسے مفاہیم اور تسکین بخش معارف سننے کو ملتے کہ میں جوش میں آکر بے اختیاری کے عالم میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتی۔

بچوں کو میرے پاس لے آؤ

میں بہت خوش تھی۔ میرے بچوں نے بھی میرے اندر یہ تبدیلی محسوس کی اور میں نے بھی ان کے ساتھ بھی احمدیت اور ایم ٹی اے کی باتیں کرنی شروع کردیں۔ اسی رات میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا۔ آپ دور کھڑے تھے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے ہوئے مجھے ارشاد فرما رہے تھے کہ اپنے بچوں کو میرے پاس لے آؤ۔

میں خواب سے بیدار ہوئی تو بہت خوش اور منشرح الصدر تھی۔ اس رؤیا کے ذریعہ مجھے یہ ہدایت دی گئی تھی کہ مجھے احمدیت کی نعمت میں اپنے بچوں کو بھی شریک کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے بچوں کو روایتی عقائد کی غلطیوں سے آگاہ کرنا شروع کردیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ شروع کردی۔

بیعت

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات از دیاد روحانیت اور ایمان میں اضافہ کا باعث ٹھہرے۔ ہر خطبہ مجھے بیعت کے مرحلہ کو عبور کرنے کے قریب سے قریب تر کرتا چلا گیا۔

پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں اور بہت سے پروگرام دیکھے جس کے بعد اس یقین پر قائم ہوگئی کہ یہی سیدھی راہ اور حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت ارسال کردی۔ یہ 2013ء کی بات ہے۔

بیعت کے بعد میری زندگی بدل گئی۔ میں مخالفین کے مزاعم کا ردّ مضبوط دلائل سے کرنے لگی۔ لیکن اللہ جسے چاہے اسے ہی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کی اکثریت غفلت کا شکار ہے۔

تسلی بخش رؤیا سے شکوک کا خاتمہ

بعض لوگوں کے کہنے پر میرے دل میں بھی یہ خیال ایک شک بن کر پنپنے لگا کہ مولوی حضرات نے تو دین کے علوم کو کھنگالا ہوا ہے اور بڑے بڑے جامعات اور مدارس سے پڑھے ہوئے ہیں، پھر وہ اس جماعت میں شامل ہونے کی بجائے اس کی تکفیر پر کیوں بضد ہیں۔ میں اس بارہ میں سوچتی رہی اور ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرتی رہی تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ میری تسلی کرادی۔

میں نے خواب میں ایک ہوٹل نما بڑی سی عمارت دیکھی جس میں بہت سے فلیٹس تھے۔ میں نے اس میں سے اپنے اور اپنے بچوں کے لئے ایک فلیٹ لیا اور اس میں چلی گئی۔ میں اس فلیٹ کے اندر تھی کہ مجھے بعض ایسے مولویوں کی آوازیں سنائی دیں جنہیں میں جانتی تھی۔ وہ مشہور ومعروف مولوی حضرات ہیں اور اکثر ٹی وی پر آتے رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے بھی ایک نواحی فلیٹ لیا اور اس میں داخل ہونے لگے۔ میں اپنے فلیٹ کے دروازے میں کھڑے ہوکر انہیں دیکھ رہی تھی کہ اچانک گہرا سیاہ دھواں ان کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے یہ دیکھ کر چیختے ہوئے اپنے فلیٹ کا دروازہ بند کرلیا اور اپنے بچوں کو لے کر بیٹھ گئی۔ یہ دھواں مولویوں کے فلیٹ میں داخل ہوا اور ان کی چیخیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس دھوئیں سے جلنے لگے ہیں۔ وہ مدد کے لئے فریاد کرتے رہے تا آنکہ ان کی آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ گویا اس کثیف دھوئیں نے ان کا کام تمام کردیا تھا۔ اس کے بعد مارے خوف کے میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے بعد میری تسلی ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے استجابت دعا کے ذریعہ بھی مجھے ثبات قدم عطا فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب بھی خط لکھتی ہوں اور آپ دعا کرتے ہیں تو آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

آخر پر یہی کہتی ہوں کہ کاش میرے مسلمان بھائی میری آواز سنیں اور امام الزمان کو قبول کرکے اس سفینہ نجات میں سوار ہوجائیں جس کے بغیر آج کوئی امان نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 مارچ 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3رفروری 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبے کے ذریعہ کن ملکوں کے جلسہ سے خطاب فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنگلہ دیش اور سیرالیون کے جلسے سے خطاب فرمایا۔

سوال حضور انور نے جماعت بنگلہ دیش کے اخلاص و قربانیوں کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے۔ وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ بارہ تیرہ کے قریب شہید ہوئے، سختیاں بھی برداشت کیں لیکن احمدیت اور حقیقی اسلام پر ایمان اور یقین میں بڑے پکّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جائے۔

سوال حضور انور نے جلسوں کے انعقاد کے حوالے سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں، بنگلہ دیش میں یا سیرالیون میں یا افریقہ میں کہیں یا کہیں بھی اور ہوں۔ اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کے انعقاد کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی اِدراک دلانے والا ہو۔ روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کن توقعات کا اظہار فرمایا؟

جواب آپ علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔ اپنی روحانی ترقی کے معیار حاصل کر کے اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم کو اپنے ہم وطنوں میں پھیلائیں۔

سوال آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے، ان حالات میں ایک احمدی کیلئے سب سے ضروری چیز کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں اور پھر اپنے عملی نمونے حسن اخلاق کے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں، حقوق العباد اور حسنِ خُلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔

سوال اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے کیا چاہتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشأۃ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائیں۔ نمازوں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کریں۔ اپنی نمازوں کے اندر نمازوں کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی کیا تعریف فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑنا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے۔''

سوال حقیقی نیکی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تعریف فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔''

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کیسی دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسی دعا جو دل سے نکل رہی ہو اور اسکے ساتھ روح پگھلتی ہو اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ اَحدیّت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔

سوال روح کا کھڑا ہونا، جھکنا اور سجدہ کرنا کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کیلئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اسکا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے خیال بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے جسمانی عبادت کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے۔ پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے۔

سوال روح کا اپنے طور پر قیام اور رکوع اور سجود سے حصہ لینا کس بات پر موقوف ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر صرف ظاہری طور پر نمازوں میں قیام، رکوع اور سجدے کئے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ''جبتک کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف۔''

سوال تقویٰ اور حقیقی عبادتوں کی تکمیل کس وقت ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تقویٰ اور حقیقی عبادتوں کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب حقوق العباد کی ادائیگی بھی ساتھ ہو۔

سوال حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں کا اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دشمنوں سے کیا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔

سوال خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلافِ مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔''

سوال اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے ہمارا سلوک کیسا ہونا چاہئے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں، بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔ اور معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت علیؓ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

جاتی ہے۔لیکن ہمارے درخت ان ظاہری درختوں کے ساتھ محبت کے درخت بھی ہیں۔ ہم وہ درخت لگانا چاہتے ہیں جو ظاہری طور پر جہاں ماحول پر خوبصورتی ظاہر کریں، ماحول کو صاف کریں، پھلدار ہوں تو پھل دیں، وہاں محبت کے پھل بھی ان کو لگنے والے ہوں اور ہمارے ہمسائے ہمارے سے زیادہ سے زیادہ پیار اور محبت اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے پیغامات لینے والے ہوں۔پس درخت کی ایک ظاہری حیثیت ہے۔ ان ظاہری حیثیت کے ساتھ اس درخت کی ایک روحانی حیثیت بھی ہوتی ہے جو ہم اپنے ذہن میں رکھتے ہیں اور ہر احمدی کو یہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔

ہماری ایم پی محترمہ نے بھی صحیح بات کی۔ان کے جذبات کا بھی شکریہ۔انہوں نے کہا کہ افہام وتفہیم سے یہاں لوگ رہتے ہیں ۔ جماعت احمدیہ بھی رہتی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد یہ افہام وتفہیم کی جو حالت ہے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوگی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

ہم دنیا میں ہر جگہ اختلافات کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ہم دنیا میں ہر جگہ دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ایک دوسرے سے اختلافات کرنے کی بجائے محبت اور پیار سے رہے اور آپس میں مل جل کر رہے۔

دنیا میں مختلف مذاہب ہیں بلکہ ہم مسلمانوں کے ایمان کے مطابق تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم میں نبی اور اپنے فرستادے بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ہر قوم میں آنے والا نبی اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ یہ پیغام لے کر آیا کہ تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ اور یہی وہ تعلیم ہے جو اسلام کی تعلیم ہے اور ہمارے خیال کے مطابق اس تعلیم میں مزید وسعت پیدا کر کے قرآن کریم میں بڑی تفصیل سے اس تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کے متعلق کہا گیا ہے، دہشت گردی کے متعلق کہا گیا ہے، اسلئے یہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں امن اور پیار اور محبت کی تعلیم انتہائی زیادہ ہے اور اگر کہیں جہاد کی تعلیم ہے تو جہاد بعض شرائط کے ساتھ ہے۔ اصل میں ایک یہ چیز سمجھنے والی ہے کہ جہاد کے اصل معنی کوشش کے ہیں اور برائی کو ختم کرنے کی کوشش ہے اور یہی حقیقی جہاد ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے۔ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ نے کسی پر زیادتی نہیں کی بلکہ آپؐ پر جب ظلم وزیادتی کی گئی تو تب آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب دینے کی اجازت ملی اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو ظالم لوگ ہیں یہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں صرف اسلام کو نہیں، قرآن کریم میں یہ بھی بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان کے ہاتھ نہ روکے تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا نہ کوئی سینا گاگ باقی رہے گا نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔تو اس تفصیل سے قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ پس یہ ہو نہیں ہوسکتا کہ ایک حقیقی مسلمان مسجد میں جانے والا کبھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف کوئی حرکت کرنے والا ہو۔ ہاں جب حملے ہوئے تو اس وقت جواب دیئے گئے اور جنگیں لڑی گئیں۔اسی لئے ایک موقع پر آنحضرتؐ نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے جو ہم پر مجبوراً ٹھونسا گیا تھا بڑے جہاد کی طرف آرہے ہیں جہاں ہم پیار اور محبت کی تعلیم پھیلائیں اور قرآن کریم کی تعلیم پھیلائیں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پس یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس پہ جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کو ہر مسلمان کو اس زمانہ میں ماننے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام بھی تھا کہ جب وہ شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو بیان کرے گا اور پھیلائے گا تو تم اس کو مان لینا۔پس جماعت احمدیہ کی اگر یہ تعلیم ہے کہ محبت سب کے لئے ، نفرت کسی سے نہیں تو یہ کوئی نئی تعلیم نہیں بلکہ یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور جو قرآن کریم میں بیان ہے اور جس کو مسلمان علماء اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات حاصل کرنے کے لئے توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اتنی توفیق نہیں کہ خود دیکھیں کہ حقیقی تعلیم کیا ہے اور یہ غلط لیڈر شپ ہی ہے جس نے مسلمانوں کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے اور اسلام کی صحیح لیڈر شپ وہی ہے جو بانی اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔ پس یہ ہے اسلام کی حقیقی اور بنیادی تعلیم اور یہ ہے مسجد کی تعمیر کا مقصد۔ اس لئے ہمارے ہمسائے بھی اگر اُن کے کوئی تحفظات تھے تو ان کے تحفظات اب ختم ہوجانے چاہئیں کہ مساجد کا مقصد جہاں عبادت کرنا ہے وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنا ہے اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے یا کسی کا مذہب نہیں ہے تب بھی ہم اس خدا پہ یقین رکھتے ہیں جو ربّ العالمین ہے یعنی تمام لوگوں کا ربّ ہے جو اس کے قوانین ہیں اس کے تحت جہاں وہ مذہب کے ماننے والوں کو ظاہری چیزیں مہیّا کرتا ہے، مذہب کے نہ ماننے والے کو بھی ظاہری چیز مہیّا کرتا ہے۔

ہمارے ایمان کے مطابق انسان کا حساب مرنے کے بعد ہوگا۔اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس دنیا میں کسی کے بارہ میں فیصلہ کریں کہ کون کیسا ہے۔ ہاں صحیح پیغام پہنچانا پیار اور محبت کا پیغام پہنچانا اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا پیغام پہنچانا یہ ہمارا کام ہے جو ہم کرتے چلے جارہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اِس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آکر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہونگے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہونگے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے پیغامات ہم سب کو ان کی طرف سے ملیں گے اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا کریں۔شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7بجکر 17 منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔اس کے بعد درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور سے انٹرویو

AUGSBERG TV

AUGSBERG ALLGEMEINE ZEITUNG

DIGITAL RADIO AUGSBERG

SONNTAG PRESS AUGSBERG

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور نے اپنے ایڈریس میں فرمایا ہے کہ ہمیں اسلام کی اصل تعلیم کی تصویر کو دیکھنا چاہئے جو یہ ہے کہ انسانی اقدار کو اپنایا جائے۔ ہم مزید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عیسائیوں ، یہودیوں اور مسلمانوں کے لئے کیا ضروری ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مَیں خاص طور پر پریس والوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ اسلام کی وہ غیر حقیقی تصویر دیکھتے ہیں جو داعش ظلم وستم کرتے ہوئے پیش کرتا ہے تو آپ اس کو بڑی سرخیوں کے ساتھ شائع کر دیتے ہیں۔مگر جب ہم اپنا پیغام پیش کرتے ہیں اور لاکھوں افراد سالانہ جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو آپ اس بات کی خبر ہی نہیں دیتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے پریس والوں سے روابط صحیح نہیں یا کوئی اور مسئلہ ہے یا پھر آپ وہ خبریں دیتے ہی نہیں جو سنسنی خیز نہ ہوں۔ اگر آپ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس پیغام کو پھیلائیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں کس طرح سے تمام مذاہب ہم آہنگی سے رہ سکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا : قرآن کریم کہتا ہے کہ آپ کا اپنا مذہب ہے اور میرا اپنا مذہب ہے اور مذہب میں کوئی جبر نہیں۔اگر میں اچھائی کی خبر دیتا ہوں تو کچھ افراد اسے قبول کر لیتے ہیں اور ہر سال چار پانچ لاکھ سے زیادہ افراد قبول کرتے ہیں اور ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ اچھائی کی خبر ہی ہے۔ اسی لئے تو وہ جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم ہمیشہ یہی کہتے ہیں باوجود اسکے کہ مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں مثلاً عیسائی ہیں، یہودی ہیں، مسلمان ہیں، بدھ مت ، ہندو اور سکھ ہیں مگر ان سب میں ایک چیز مشترکہ ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے پس ہمیں خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے آپس میں مل جل کر رہنا چاہئے ۔ دوسری مشترکہ چیز انسانیت ہے اور انسانیت کے تحفظ کیلئے ہمیں آپس میں مل جل کر ہم آہنگی ، امن پسندی اور محبت سے رہنا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا: ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سے مراد ایک دوسرے کو جاننا بھی ہے۔آپ کا ایک اپنا نظریہ ہے اور میرا ایک اپنا نظریہ ہے ۔ایک فیملی میں بھی تو بہن بھائیوں کے مختلف نظریئے ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ اگر وہ آپکے نظریہ سے متفق نہ ہوں تو آپ ان کے بارہ میں بُرا بھلا کہیں بلکہ آپ ان کے ساتھ محبت سے رہیں گے۔ پس ہمیں بھی باوجود مذہب کے بارہ میں مختلف عقائد رکھنے کے ایک فیملی کی طرح رہنا چاہئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کے نزدیک آج اس مسجد کے افتتاح کی ایسے وقت میں کیا اہمیت ہے جبکہ دنیا میں دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر رہے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: اِسی لئے تو مَیں نے آج یہ پیغام دیا ہے کہ حقیقی اسلام وہ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں اور

جس کی تبلیغ کرر ہے ہیں۔ یہی اصل اور حقیقی پیغام ہے اور ہمیں دنیا کے کناروں تک پہنچانا چاہئے اور ہم اپنی استطاعت کے مطابق بہترین کوشش کرر ہے ہیں کہ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں اور ہمارا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ آج وہ جماعت جس کی ایک انسان نے بھارت کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں بنیاد رکھی تھی جب کہ وہاں پکّی سڑک تک نہیں تھی، وہ آج دنیا کے 209 مما لک میں پھیل چکی ہے اور احمدی دنیا بھر میں بستے ہیں۔

پس ایسے وقت میں جب ایک طرف تو کچھ تشدد پسند مسلمان اسلام کی غیر حقیقی تصویر پیش کرر ہے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مزید جوش سے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں جو امن، محبت اور ہم آہنگی ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں۔ اور ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہم اس شہر کا حصہ ہیں۔ اس صوبہ کا حصہ ہیں۔ اور اس ملک کا حصہ ہیں اس لئے آپ دیکھیں گے کہ احمدی ہر لحاظ سے معاشرہ میں اِنٹی گریٹڈ ہیں اور ہم ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ہم اپنی تمام کوشش کرتے ہیں کہ دنیا میں اپنے ملک کا نام روشن کریں اور یہی کام ہم کب سے کرر ہے ہیں اور اگر اس شہر کا ماٹو امن ہے تو یہی ہمارا پیغام ہے یعنی امن محبت اور ہم آہنگی، رواداری۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر ملاقات کرتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا۔

پروگرام کے مطابق اس افتتاحی تقریب کے بعد یہاں سے میونخ کے لئے روانگی تھی۔ آگس برگ سے میونخ کا فاصلہ 90 کلو میٹر ہے۔ 8 بجکر 10 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قریباً ایک گھنٹہ پانچ منٹ کے سفر کے بعد سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد المہدی میونخ تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد المہدی کے بیرونی احاطہ میں پہنچی، احباب جماعت مرد و خواتین اور نوجوانوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پڑھیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت مظفر گوندل صاحب، ریجنل امیر ظفر ناگی صاحب، مبلغ سلسلہ میونخ عثمان نوید صاحب اور قائد خدام الاحمدیہ میونخ راحیل احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور محراب کی طرف مسجد کی توسیع کے بارہ میں صدر صاحب مقامی جماعت کو ہدایات دیں اور فرمایا کہ کوئی آرکیٹیکٹ اس حوالہ سے صحیح پلاننگ کر کے آپکو بتائے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ یہاں میونخ میں رات کے قیام کا انتظام Freising کے علاقہ میں ہوٹل Marriott میں کیا گیا تھا۔ مسجد سے روانہ ہو کر قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد بیت النصیر کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ان کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

☆ ایک مہمان نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جارہا ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ آپ کا پیغام اسلامی مما لک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے امن زیادہ قائم ہوگا۔ ایک احمدی ٹیکسی ڈرائیور کی دعوت پر مَیں اس پروگرام میں شامل ہوا۔ مَیں خوش قسمت ہوں کہ مَیں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ مَیں نے بہت کچھ سیکھا۔ مَیں آپ کی جماعت کیلئے کامیابی کا متمنی ہوں۔ ہمیں آپ جیسے لوگوں کی زیادہ ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا خلیفہ کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ بالخصوص جن اقدار کا ذکر کیا گیا وہ میرے لئے بہت اہم تھیں۔ میرا کوئی مذہب تو نہیں تاہم میں ان اقدار کی پیروی کرسکتا ہوں۔ افریقہ میں پانی مہیا کرنے کے کام نے بہت متاثر کیا ہے۔ آپ لوگ صحیح راستے پر گامزن ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے پیغام سے متعارف ہوں۔

☆ ایک مہمان نے کہا خلیفہ کا امن پر مشتمل پیغام دلکش تھا۔ آپ کو چاہئے کہ اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔

☆ ایک جرمن سکول ٹیچر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں اپنے سکول کے بچوں کو اسلام کے حوالہ سے ان کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی تھی کیونکہ میڈیا میں جو کچھ آتا تھا وہ اسلام کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ آج اس پروگرام میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے مجھے اتنا زیادہ مواد مل گیا ہے کہ مَیں اپنے طلباء کو اب اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرسکتی ہوں۔ مَیں آپ کے خلیفہ کی بہت شکر گزار ہوں۔

☆ ایک جرمن خاتون نے کہا: خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ مَیں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے۔ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میرے دل میں سوال اٹھتا ہے کہ اتنی حسین تعلیم کے باوجود اسلام اتنا بدنام کیوں ہوگیا ہے؟ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا اسلام پھیلے اور سب لوگوں تک پہنچے۔

☆ ایک خاتون جو دہریہ ہیں کہنے لگیں کہ آپ کے خلیفہ نے آج جو باتیں کی ہیں اس وقت دنیا کو ان باتوں کی بہت ضرورت ہے۔ اس شہر میں بہت سے جرمن ایسے ہیں جو اسلام سے ڈرتے ہیں۔ میرے حلقہ احباب میں بھی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اس پروگرام میں آنے سے روکا۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ خلیفہ کی باتوں کو اخبارات میں شائع کریں، ریڈیو پر نشر کریں اور اس کے پمفلٹس شائع کر کے شہر کے لوگوں میں تقسیم کریں تا کہ انکے دلوں سے خوف دور ہو۔

☆ ایک مہمان نے کہا میرے لئے حضور انور کے خطاب میں بیان شدہ سب نکات نئے تھے۔

☆ ایک مہمان Marianne Weib صاحبہ جو گرین پارٹی کی لوکل تنظیم کی چیئر پرسن ہیں، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ خلیفۃ المسیح کی یہ وضاحت بہت پسند آئی کہ خلافت احمدیہ کا یا جماعت احمدیہ کا ISIS کی نام نہاد خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ آج مجھے اسلام کی اصل حقیقی تعلیمات کا پتہ چلا۔ احمدیت کا امن محبت اور بھائی چارے کا پیغام اصل اسلامی تعلیمات ہیں۔

☆ حضور انور کی شخصیت کو دیکھ کر ایک جرمن نوجوان نے کہا کہ آپ میرے جذبات شاید نہ سمجھ سکیں۔ میرے دادا کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے تھے اور وہ میرے لئے سب سے اچھے دوست تھے اور مجھے نصائح کیا کرتے تھے آج جب مَیں نے حضور انور کو دیکھا تو مجھے ایسا لگا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرا دادا عطا کر دیا ہے۔

☆ ایک جرمن مہمان Mr. Sven نے اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا مَیں بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ پوپ سے ملنے روم گیا تھا۔ مجھے وہاں پر روحانیت محسوس ہوئی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ عیسائیت سچی ہے لیکن آج یہاں پر آکر خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور آپ کا خطاب سن کر مجھے خاص قسم کی روحانیت محسوس ہوئی ہے جس کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ میرے دل کے جتنے بھی تحفظات تھے وہ دُور ہو گئے ہیں۔

☆ آگس برگ یونیورسٹی کے پروفیسر Dr. Klaus Wolf نے کہا جو خلیفہ نے فرمایا ہے اگر وہ واقعی آپ کا پیغام ہے تو آپ کو بہت کامیابی حاصل ہوگی۔ پروفیسر صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں نمائش لگانے کی پیشکش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت پبلک میں زیادہ نمایاں ہو۔ آپ کا پیغام ہر ایک کو پہنچے۔

☆ ایک مہمان نے کہا خلیفہ کے خطاب کے ذریعہ ہمیں آپ کے عقائد، اسلام کی حقیقی تعلیم اور جماعتی خدمت کے کاموں سے آگاہی ہوئی۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو انتہا پسند مسلمانوں کے بارہ میں جو تاثر ہے اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمیں آج صحیح حقیقت کا پتہ چلا ہے۔

☆ ایک خاتون Mrs. Stock نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے پُر امن لوگ ہمارے شہر کا حصہ ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا مَیں آج کی تقریب میں شامل ہونے پر آپ کا بہت مشکور ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر اور حوصلہ افزا تھا۔ یہاں لوگوں کا ایک میز پر اکٹھے بیٹھنا یکجہتی، خلوص واحترام کی حوصلہ افزا علامات ہیں۔

☆ ایک مسلمان مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے حیرت ہوئی کہ آپ کے خلیفہ اپنے اتنے بڑے منصب کو صرف اور صرف امن اور محبت کے فروغ کیلئے استعمال کرتے ہیں اور آپ کی ذات میں دنیا داری نہیں ہے اور نہ ہی سیاسی مقاصد ہیں۔

☆ ایک جرمن خاتون نے حضور انور کا خطاب سننے کے بعد کہا کہ کاش سب مسلمان ایسے ہی ہوتے۔ خلیفہ وقت کے چہرے سے بہت نور، صبر اور سکون عیاں ہوتا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا خلیفۃ المسیح نے آج ہمیں وہ مضامین بتائے ہیں جن کی آج ہم سب کو ضرورت ہے۔ خلیفہ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی نقطہ نگاہ سے بھی مسائل کے حل بیان کئے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آج ہمیں اصل اسلام کا پتہ چلا کیونکہ جس طرح آپ اسلام کا علم رکھتے ہیں اور جس طرح اسلامی تعلیمات کا بیان اور اظہار کرتے ہیں وہ دوسرے مسلمانوں میں نہیں ہے۔

☆ ایک مہمان نے حضور انور کا خطاب سن کر کہا: آپ کے خلیفہ کو دنیا کا لیڈر ہونا چاہئے تھا۔

☆ ایک مہمان نے کہا آپ کے خلیفہ کا خطاب بہت پُر اثر اور مدلّل تھا۔ خلیفہ کے پیغام کی بہت اہمیت ہے اور اس پیغام کو آگے پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا آپ کی جماعت کی کامیابی کا اندازہ اسی چیز سے لگایا جاسکتا ہے کہ ترک لوگ 1960 سے یہاں ہیں لیکن آج تک مسجد نہیں بنا سکے۔ مگر جماعت احمدیہ نے اتنی رکاوٹوں کے باوجود مسجد بنالی ہے۔ آپ کی جماعت ہر معاملے میں ACTIVE معلوم ہوتی ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا: خلیفۃ المسیح کے پرسکون چہرہ مبارک نے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ آپ کی شخصیت پُر تاثیر ہے۔ خاص طور پر آپ کا فی البدیہہ خطاب فرمانا اور دوسرے مقررین کی باتوں پر اظہار خیال فرمانا بہت پسند آیا۔

☆ آگس برگ کے ٹی.وی نمائندہ نے کہا کہ ایسا پروگرام میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک مذہبی سربراہ اور لوگوں کے متاثر چہرے دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

☆ ایک نوجوان نے کہا کہ وہ ہے تو دہریہ لیکن اگر اس نے کسی مذہب میں دلچسپی لی ہے تو وہ احمدیوں کا مذہب ہے۔

☆ ایک جرمن نوجوان کہنے لگا کہ وہ یہ سن کر حیران رہ گیا کہ پاکستان میں ہماری مخالفت ہوتی ہے مگر ہم پھر بھی وہاں انسانی بہبود کے کام کرتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ آپ کی بات سنی نہیں جاتی کیونکہ میڈیا صرف بُری خبریں دیتا ہے۔

☆ ایک جرمن نوجوان نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا کہ میرا یہ مشورہ ہوگا کہ جب ایسا پروگرام کریں تو ہمارے لوکل سیاستدانوں کی بجائے سارا وقت خلیفۃ المسیح کو دیں تا کہ ہم خلیفۃ المسیح کی زیادہ سے زیادہ باتیں سن سکیں۔

☆ ایک مہمان مرد نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت اسلامی دنیا میں ان لوگوں میں سے ہے جو ایک امن پسند اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور مَیں اس لئے یہاں آیا تا کہ ان کے عزّت مآب خلیفۃ المسیح کا براہِ راست خطاب سن سکوں۔ آج کی یہ نشست بہت خوبصورت تھی۔ مَیں اس بات سے متاثر ہوا ہوں کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کسی بھی لمحہ اس امر سے نہیں جھجکتے کہ اسلام کی حقیقی اور امن پسند تصویر پیش کریں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسا ماحول CREATE کرتی ہے جس میں رہنا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے اور ایسے لوگ پھر معاشرہ میں بھی بہت مقبول

ہوتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمارے شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کے خطاب میں خاکسار کے دل پر یہ بات گہرا اثر کرگئی ہے کہ اسلام رواداری پر کتنا زور دیتا ہے۔ میرا یہ جماعت سے پہلا رابطہ تھا اور بہت اچھی اور سکون دہ نشست تھی لہٰذا اب دلچسپی بڑھ گئی ہے اور اب کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کا بھی چکر لگاؤں اور انٹرنیٹ سے آپ کے بارہ میں مزید تعارف حاصل کروں۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا کہ میں اس بات سے متاثر ہوں کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے رواداری اور ہم آہنگی سے رہنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ آج عزت مآب خلیفۃ المسیح سے دوسری مرتبہ ملا ہوں۔ وہ نہایت ہی پُر حکمت انسان معلوم ہوتے ہیں اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح سے سکون کی شعاعیں نکلتی ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک بہت ہی معزز اور محترم انسان ہیں۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا ہے کہ اگر ہم کھل کر اور مل جل کر محبت اور رواداری سے رہیں گے تو تحفظات ختم ہو جائیں گے۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح ایک پُر حکمت شخصیت ہیں اور مجھے محسوس ہوا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے افراد سے بہت پیار کرتے ہیں۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ آج کے اس امن پسند ماحول سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح ایک بہت پرسکون اور بہت امن پسند ہیں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں کہ جہاں دنیا بھر میں اسلام کے بارہ میں یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ نفرت کی تعلیم دیتا ہے یہاں پر مسلمان اس کے برعکس امن کے بارہ میں بات چیت کررہے ہیں۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آج کے اس ہم آہنگی اور رواداری کے ماحول سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور مجھے ذاتی طور پر اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ یہاں پر جرمن بہت آئے ہیں۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح بہت پرسکون انسان ہیں اور بات بڑی واضح کرتے ہیں اور سکون کی شعاعیں ان سے نکلتی ہیں۔ میں عزت مآب خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

مساجد کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج

مسجد بیت العافیت والڈشٹ اور مسجد بیت النصیر آگس برگ کے افتتاح کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی ہے۔ مسجد بیت العافیت والڈ شٹ کے افتتاح کے موقع پر درج ذیل ٹی وی اور اخبارات کے جرنلسٹ آئے ہوئے تھے۔

(1) ٹی وی چینل SWR

(2) اخبار BADISCHE-ZEITUNG-DE

(3) اخبار SUDKURIER

☆اخبار BADISCHE-ZEITUNG نے اپنی آن لائن ویب سائٹ پر مسجد عافیت کے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

"احمدیہ جماعت کی تقریب، مسجد عافیت کا افتتاح"

مسجد عافیت والڈ شٹ Tiegen کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب بذات خود حاضر ہوئے۔ خلیفۃ المسیح نے سب سے پہلے افتتاح کے موقع پر تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور ساتھ دعا کروائی۔ اس کے بعد خلیفۃ المسیح نے محبت اور امن کے اظہار کے طور پر مسجد عافیت کے سامنے ایک پودا لگایا۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا جرمن ترجمہ کیا گیا۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام پھیلا رہے ہیں۔ نیز خلیفہ صاحب نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت امن اور پیار ومحبت اور ہم آہنگی پھیلانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مہمانوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنا اظہار خیال افتتاح کے موقع پر کیا تھا۔

☆ایک دوسرے اخبار Sudkurier نے اپنی آن لائن ویب سائٹ پر تین تصاویر دی ہیں۔ ایک تصویر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مہمان تشریف فرما ہیں اور دوسری سٹیج کی تصویر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہمانوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔ تیسری تصویر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پودا لگا رہے ہیں۔ (خبر کی سرخی میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "احمدیہ جماعت کی مسجد عافیت کا والڈ شٹ Tiegen میں یہ افتتاح ہوا۔ مسجد عافیت والڈ شٹ کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب بذات خود حاضر ہوئے۔ یہ پروگرام دنیا بھر میں نشر ہورہا تھا۔

اس تقریب میں بہت سے ہمسائے اور دیگر معزز مہمان شامل ہوئے تھے۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ ہم اسلام کا اصل پیغام پھیلا رہے ہیں۔ نیز یہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ امن اور ہم آہنگی سے پیش آتی ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہوتا ہے کہ اپنی مسجد اور اپنے ہمسایوں کی اور گرجوں اور یہودی عبادتگاہوں کی حفاظت کرے۔ اس کے علاوہ دیگر مہمانوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا اظہار خیال افتتاح کے موقع پر کیا تھا۔

☆اسی طرح ایک ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے ذریعہ مسجد بیت العافیت کے افتتاح کی خبریں 22 لاکھ 73 ہزار 789 افراد تک پہنچیں۔ مسجد بیت النصیر آگس برگ کی افتتاحی تقریب کو درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی۔

ٹی وی چینل	تعداد سامعین وناظرین
Bayerischer Rundfunk	1766462
BR Mediathek Video	1766462
Sat 1	
ریڈیو	**تعداد سامعین وناظرین**
Antenne Bayern	448141
Radio Bamberg	23113
Plassenburg	375
EINS	
اخبارات	**تعداد سامعین وناظرین**
Aichacher Zeitung	6268
Arcor	1274500
Augsburger Allgemeine	862519
Bayerische Staatszeitung	5216
Bild de	9132186
Die Welt	6357477
Focus online	3956478
Frankenpost	111096
Heimatszeitung de	32299
Idowa Mediendienste	100129
mittelbayerische de	359942
Neue Presse Coburg	43396
Onetz	97990
Passauer Neue Presse	452414
Schattenblick	54692
Schwabische de	440220
Stadtzeitung	8263
Suddeutsche zeitung	3722674
کل تعداد	**31022312**

☆اخبار Augsburger Allgemeine نے اپنی انٹرنیٹ کی اشاعت میں اس سرخی کے ساتھ خبر نشر کی کہ "احمدیہ جماعت آگس برگ میں صوبہ باواریہ کی تیسری مسجد کا افتتاح" دوسری سرخی یہ لگائی کہ "مسجد کے افتتاح کیلئے خلیفہ خود لندن سے آگس برگ تشریف لائے جماعت اپنے آپکو امن پسند اسلام کا سفیر مانتی ہے۔

جماعت کے تاریخی تعارف کے علاوہ صحافی نے لکھا ہے کہ 67 سالہ خلیفہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی سربراہ ہیں۔ آگس برگ خلیفہ کی جرمنی میں واحد منزل نہیں ہے بلکہ ایک نہایت مصروف دورہ ہے۔ ان سے قبل جو خلیفہ تھے انہوں نے جرمنی جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر سو مساجد کی سکیم عطا فرمائی تھی جس کے تحت آگس برگ کی مسجد بیت النصیر 51 ویں نمبر پر ہے۔ مسجد کے کل اخراجات چھ لاکھ یورو ہیں جو جماعت کے افراد کی قربانیوں سے ادا ہوئے ہیں۔

☆اخبار Augsburger Allgemeine نے اپنے دوسرے شمارہ میں اس سرخی کے ساتھ مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی خبر دی کہ احمدیہ جماعت نے اپنی مسجد کا افتتاح کیسے کیا۔ دوسری سرخی میں لکھا ہے کہ "ایک تقریب" اس مسلمان جماعت نے اپنی عبادتگاہ کی افتتاحی تقریب oberhausen میں منائی۔ خلیفہ نے اسلامک اسٹیٹ کی مذمت کی۔ مرد وخواتین نے علیحدہ علیحدہ اس دن کو منایا۔ اخبار نے ایک تصویر بھی شائع کی جس میں میئر آگس برگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جماعت کے تعارف میں مخالفت کے ذکر اور مسجد کے ذکر کے علاوہ لکھا ہے کہ ایک تقریب میں جماعت آگس برگ نے مسجد بیت النصیر کا افتتاح کیا۔ تقریباً 180 مہمان مختلف طبقات سے تشریف لائے تھے۔ مثلاً سٹی کاؤنسل، صوبہ کے ایم پی اور ملک بھر کے ایم پی۔ جیسا کہ احمدیہ مسلم جماعت کا طریق ہے خلیفۃ المسیح اپنی اہلیہ، پرائیویٹ سیکرٹری اور باقی عملہ کے ساتھ آئے۔ خلیفہ نے مسجد کے مردانہ ہال میں نماز پڑھائی اور مسجد کی زیارت کی۔ خاص طور پر جو 80 مقامی احمدی تھے ان کی کوشش تھی کہ خلیفہ کے قریب قریب ہوسکیں۔

حفاظتی انتظامات کے ساتھ 280 خاص مہمانان کانگریس کے ہال میں جمع ہوئے اور خواتین کے لیے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ ایک مقامی نو مبائع خاتون نے کہا کہ انہیں gender segeration سے بالکل بھی کوئی مسئلہ نہیں۔

☆اسی طرح ایک دوسری آن لائن اخبار stadt zeitung نے اس سرخی کے ساتھ خبر شائع کی کہ "شہر آگس برگ کی پہلی مسجد بیت النصیر کا افتتاح" دوسری سرخی میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ آگس برگ کے لیے یہ بڑا اہم موقع تھا۔ مسجد کے افتتاح کے لیے عزت مآب خلیفۃ المسیح لندن سے تشریف لائے۔ یہ مسجد شہر آگس برگ کی پہلی مسجد ہے۔

جماعت کے تعارف اور جماعت کی سو مساجد سکیم کے تعارف کے علاوہ جرنلسٹ نے لکھا کہ دوپہر کی دھوپ میں بچوں کے نغموں کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ کا استقبال کیا گیا۔ آج کے دن صرف مسجد کا افتتاح ہی نہیں بلکہ ان کے مذہب کی سب سے بڑی روحانی شخصیت تشریف لا رہی ہے۔ انہیں پوپ جیسی شخصیت مانا جاتا ہے۔ اس موقع کی خاصیت کا لوگوں کے چہروں سے پتا چلتا ہے۔ بڑی بیتابی سے ان کا انتظار کیا جارہا ہے۔ پولیس بھی تیار کھڑی ہے۔ مسجد کے افتتاح کے بعد روایات کے مطابق دعا ہوئی۔ ایک صاحب کے دعاؤں کے وقت آنسو رواں ہیں۔ مگر وہ کیمرہ فلیش لائٹ کے باوجود بعد میں آنسو پونچھتے ہیں۔ دعا کا سکوت گاہے بگاہے لوگوں کی رقت سے بھر جاتا ہے۔ خلیفہ نے صرف آگس برگ ہی نہیں رہنا بلکہ اپنے تین ہفتہ کے دورہ میں آپ کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح 3 ٹی وی چینل، 4 ریڈیو اور 25 اخبارات کے ذریعہ مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی خبریں 3 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار 312 افراد تک پہنچیں۔

......☆......☆......☆......

12 اپریل 2017 (بروز بدھ)

نماز فجر کی ادائیگی کیلئے ہوٹل marriott میں ایک ہال حاصل کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت کے احباب مرد وخواتین نماز کی ادائیگی کے لیے پروگرام کے مطابق ہوٹل پہنچے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مسجد المہدی کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد المہدی تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب جماعت نے ایک دفعہ پھر حضور انور کا بھرپور استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز میونخ کے علاوہ اس کے اردگرد کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Weingarten	Aalen
Goeppingen	Augsberg
Nuernberg	Ulm-Donau
Kempten	Neufahrn
Sambach Am Inn	Regensburg
Boeblingen	Waiblingen

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی۔ اسکے بعد مقامی جماعت کی عاملہ اور دیگر جماعتی عہدے داران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

مسجد المہدی میونخ سے ملحقہ علاقہ نیوفارن میں واقع ہے۔ 9رجون 2014 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ مسجد کا یہ پلاٹ ایک ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ 11 جون 1986 کو خریدا گیا تھا اور اس پر پہلے سے ہی ایک عمارت موجود تھی۔ یہ جگہ بطور سینٹر استعمال ہوتی رہی۔ سال 2013 میں اس عمارت کو مسجد کی شکل میں تبدیل کرنے کا کام شروع ہوا۔ عمارت میں مزید توسیع کی گئی۔ لجنہ کے لیے ایک علیحدہ ہال بنایا گیا۔ ایک 8.50 میٹر بلند مینار بنایا گیا۔ یہاں جماعتی دفاتر بھی موجود ہیں اور ایک رہائشی اپارٹمنٹ بھی موجود ہے اور ایک بڑا مرکزی کچن بھی ہے۔

میونخ شہر اور اس علاقہ کو یہ ایک خصوصیت حاصل ہے کہ میونخ شہر کے ایک محلہ پاسنگ میں آباد ایک جرمن خاتون carola mann صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ موصوفہ کا یہ خط اخبار ''البدر'' نے اپنے 14 مارچ 1907 کے شمارہ میں ''جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ موصوفہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا، خط کا ایک حصہ پیش ہے:

''میں کئی ماہ سے آپ کا پتا تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں کہ پیارے مرزا میں آپ کی مخلصہ دوست ہوں''

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میونخ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں کئی جماعتیں بن چکی ہیں اور جماعت احمدیہ کی مسجد المہدی بن چکی ہے اور جماعت مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ اب پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس فرنکفرٹ بیت السبوح کے لیے روانگی تھی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد وخواتین اور بچے بچیاں حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں موجود تھے بچوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

3 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریبا پونے چار گھنٹے کے سفر کے بعد سات بج کر 35 منٹ پر بیت السبوح فرنکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد وخواتین اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

13راپریل 2017 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 30 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور جرمنی میں مقیم ہیں دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں سے روزانہ فیکس اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات رقم فرماتے ہیں۔ ڈاک کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقات شروع ہوئی۔ آج شام کے اس سیشن میں 37 فیمیلیز کے 130 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ اسپل ہائم، کوبلنز، گراؤس گیراؤ، بوئب لنجن، ویزبادن، ویگارٹن، ریوٹ لنجن، نیوس، مائنز، وزلر، راؤن ہائم، میونسٹر، ہناؤ، پیڈر بورن، ڈیل مین ہارسٹ، آخن باغ، کاسل، گومرس باخ، ڈرامسٹڈ، مہدی آباد، Eppertshausen، ریڈ سٹاڈٹ، سٹٹ گارٹ، ہمبرگ، فرائڈ برگ اور Wuerzburg سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ، ماریشس اور لتھوانیا سے آنے والے افراد نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے آنے والی بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ کاسل سے آنے والے دوصد کلومیٹر، سٹٹ گارٹ سے 210، بوب لنجن سے آنے والے 230 کلومیٹر، نیوس اور روٹ لنجن سے آنے والے 250 کلومیٹر، میونسٹر اور پیڈر بورن سے 260 کلومیٹر، ویگارٹن سے آنے والے احباب 410 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے پانچ صد اور مہدی آباد سے سفر کر کے آنے والی فیملیز پانچ صد بیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کے لیے یادگار لمحات تھے۔ ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لیے دعا کی درخواستیں کیں۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لیے دعائیں حاصل کیں اور ہر ایک تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ باہر آیا۔ طلبا اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور کے ساتھ دفتری ملاقات کا شرف پایا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دن بڑے ہی مبارک اور بابرکت دن ہیں اور جماعت جرمنی کے مرکزی سینٹر بیت السبوح میں ایک عید کا سماں ہے۔ حضور انور کا قیام اسی سنٹر میں ہے۔ صبح سے شام تک پروانوں کی طرح احباب جماعت مرد وخواتین، نوجوانوں، بوڑھوں، بچوں اور بچیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً نمازوں کے اوقات میں پاؤں رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی۔ مردانہ ہال، لجنہ کے دونوں ہال، سپورٹس ہال سب بھرے ہوتے ہیں۔ کنٹین اور ڈائننگ ہال میں بھی صفیں بچھا دی جاتی ہیں۔ دیگر جو بھی راستے کوریڈورز اور خالی جگہیں ہیں وہ بھی بھر جاتی ہیں۔ عمارت سے باہر کھلی جگہ پر بھی صفیں بچھائی ہوتی ہیں۔ اس کثرت سے نمازوں پر لوگ آرہے ہیں کہ بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ خصوصاً فجر کی نماز میں تو تہجد کے وقت ہی ہال بھرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے دور کے فاصلوں سے نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب ہے اور برکتوں کے حصول کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اللہ یہ سعادتیں یہ برکتیں ہم سب کیلئے مبارک کرے۔ اور اللہ کرے کہ جہاں ہم ان برکتوں اور سعادتوں کو سمیٹنے والے ہوں وہاں ان کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

14راپریل 2017 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح سے 34 کلومیٹر کے فاصلہ پر راؤن ہائم کے علاقہ میں وسیع وعریض مارکیز لگا کر کیا گیا تھا۔ راؤن ہائم میں جماعت نے اپنی مسجد کی تعمیر کیلئے 2750 مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدا ہوا ہے۔ اس قطعہ زمین پر اور اس کے ارد گرد کھلے علاقہ میں تین مارکیز لگا کر چھ ہزار افراد جماعت کے لیے نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا اور اندازہ یہی تھا کہ اس تعداد کے لگ بھگ لوگ شامل ہوں گے۔ لیکن اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جرمنی بھر کی جماعتوں سے اور دور دراز کے علاقوں سے چودہ سے پندرہ ہزار کے درمیان احباب جماعت مرد وخواتین یہاں پہنچے۔ اس جگہ تک پہنچنے والے مختلف راستوں اور سڑکوں پر تا حد نظر احمدی احباب کا ایک ہجوم تھا۔ تینوں مارکیز کے علاوہ باہر کھلے میدان میں، پارکنگ ایریا میں، مختلف راستوں اور سڑکوں پر گیارہ سے بارہ ہزار کے لگ بھگ افراد نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ اور تین ہزار کے لگ بھگ ایسے افراد تھے جن کو کہیں بھی کوئی جگہ نہ مل سکی۔ کہیں پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ یہ احباب نماز جمعہ میں شامل نہ ہو سکے۔ ان میں سے بعض ناصر باغ سینٹر میں جمعہ کیلئے پہنچے اور بعض احباب بیت السبوح آئے۔

بڑے دور دراز علاقوں سے طویل سفر طے کر کے احباب جماعت جمعہ کیلئے پہنچے تھے۔ ہمبرگ اور برلن کے علاقوں سے آنے والے پانچصد اور ساڑھے پانچ صد کلومیٹر سے زائد سفر پانچ سے چھ گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے تھے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹر نیشنل کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں لائیو نشر ہو رہا تھا اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق لائیو نشر ہو رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈیڑھ بجے بیت السبوح سے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد دو بجے یہاں پہنچے اور مردانہ مارکی میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر 4رمئی 2017 میں شائع ہو چکا ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے تین مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں سے روانگی ہوئی اور 4 بجے واپس بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انو را پنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقات شروع ہوئی۔ آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 152 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک فیملی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور

طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب جرمنی کی 34 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد اشرف شاہد صاحب رندھاوا آف Augsberg جرمنی کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم محمد مومن شہزاد صاحب آف Stade جرمنی اور محترمہ بشریٰ عفت صاحبہ آف گرین ٹاؤن لاہور کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆مکرم محمد اشرف شاہد صاحب نے مورخہ 11 ر اپریل بروز منگل جرمنی کے شہر Augsburg میں 45 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گزشتہ دس ماہ سے اس جماعت میں مقیم تھے اور یہاں مسجد کی تعمیر کے دوران باقاعدہ وقار عمل کیلئے آتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

☆مکرم محمد مومن شہزاد صاحب مورخہ 22 ر مارچ 2017 کو لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گزشتہ پانچ سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ آپ کا گھر مسجد سے تقریباً 5 کلومیٹر دُور تھا اسکے باوجود آپ سردیوں میں بھی نماز فجر ادا کرنے کیلئے سائیکل پر مسجد آتے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اپنی وفات سے چند دن پہلے مرحوم نے اپنا چندہ وصیت ادا کر دیا تھا۔

☆مکرمہ بشریٰ عفّت صاحبہ نے مورخہ 8 ر اپریل 2017 کو گرین ٹاؤن لاہور میں 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے بیٹے شاہد محمود پڈھار صاحب نائب قاعد عمومی مجلس انصار اللہ جرمنی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

15 ر اپریل 2017 (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 141 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 26 مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کیلئے شعبہ جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی کے دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم امیر صاحب جرمنی اور نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب جماعت جرمنی کو آئندہ آنے والے جمعہ کے بہتر انتظامات کے حوالہ سے بعض ہدایات دیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کل کے جمعہ میں جو کمیاں اور نقائص رہ گئے ہیں اس کے حوالہ سے آئندہ جمعہ کیلئے بہتر تیاری ہونی چاہئے اور اس بارہ میں سوچیں اور بہتر پلاننگ کریں کہ کس طرح آئندہ آنے والے جمعہ کیلئے بہتر انتظامات کریں گے تا کہ لوگوں کا جمعہ ضائع نہ ہو۔ اگر اپنے انتظامات کے مطابق تعداد معین کرنی ہے تو کہ اس سے بڑھ کر لوگ نہ آئیں تو پھر پہلے سے ہی علاقے اور فاصلے معین کریں کہ اتنے فاصلہ تک ان ان علاقوں اور جماعتوں کے لوگ جمعہ کی ادائیگی کیلئے آئیں اس سے دُور کے علاقوں کے لوگ نہ آئیں اور وہ مقامی طور پر ہی جمعہ ادا کریں۔ اس کی اطلاعیں پہلے سے ہی سب کو ہونی چاہئیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جن تین ہزار لوگوں کو واپس جانا پڑا ہے اور وہ نماز جمعہ ادا نہیں کر سکے اور ان کا جمعہ ضائع ہوا ہے ان سب لوگوں سے فوری طور پر معذرت کریں۔ آپکی طرف سے ان کو معذرت کا پیغام جانا چاہئے۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پاکستان سے آئے احباب وخواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

آج پچھلے پہر پروگرام کے مطابق پاکستان سے آنے والے اُن احباب کی حضور انور سے ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا جو گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان سے یہاں پہنچے تھے۔ مردوں اور خواتین کی علیحدہ علیحدہ گروپ ملاقات تھی۔ مرد حضرات کی تعداد سات صد سے زائد تھی۔ ان کی ملاقات کا انتظام سپورٹس ہال میں کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپورٹس ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سبھی گزشتہ ایک سال میں پاکستان سے آئے ہیں۔ اس پر سبھی نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کتنوں کے اسائیلم کیسز پاس ہو چکے ہیں، ایک محدود تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

☆حضور انور کی اجازت سے لاہور سے آنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ پہلے ہم حضور کو T.V پر دیکھتے تھے آج اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ اس قدر زیادہ خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

☆ایک اور نوجوان نے عرض کیا کہ میں 6 ر مئی 2016 کو لاہور سے یہاں پہنچا ہوں پہلی دفعہ حضور انور سے مل کر بہت خوشی ہے۔ میرا کیس ابھی پاس نہیں ہوا۔ میرے لئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆نارووال سے آنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ میں دو سال قبل احمدی ہوا ہوں۔ میری چار سال کی بیٹی پاکستان میں ہے۔ اس کیلئے دعا کریں۔ حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ کس طرح احمدی ہوئے ہیں؟ تو اس پر موصوف نے بتایا کہ میں جرنلسٹ تھا۔ میں بڑا سوچ سمجھ کر احمدی ہوا ہوں۔ آج خلافت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

☆ڈسکہ سے آنے والے ایک صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ میری فیملی اور بچوں کیلئے دعا کریں۔ سب پیچھے ہیں۔ یہاں میری پروٹوکول ہوگئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ والدہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے، ان کیلئے خاص دعا کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆گوجرہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے والد محترم کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے جمعہ کہاں پڑھا تو اس پر سب نے اپنا ہاتھ کھڑا کر کے بتایا کہ ہم نے Raunheim میں (جہاں حضور انور نے نماز جمعہ پڑھائی تھی) جمعہ پڑھا تھا۔ ہم سب وہاں شامل ہوئے تھے۔

☆سرگودھا سے آنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ میری فیملی پاکستان میں ہے۔ میری بیٹی نے پاکستان سے حضور انور کو سلام بھیجا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وعلیکم السلام۔

☆ایک نوجوان نے بتایا کہ میں ادرحمہ ضلع سرگودھا سے ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہاں کوئی باقی رہ گیا ہے یا سارے آگئے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ پاکستان میں تو ہمیں تبلیغ کا موقع نہیں ملتا تھا۔ یہاں ہم آزادی سے تبلیغ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وہاں پر مار کھانے کا موقع ملتا ہے۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میں لاہور سے آیا ہوں۔ یہاں ایک دوست میرے زیر تبلیغ ہیں۔ دعا کریں کہ وہ جلد بیعت کر لیں۔

☆ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں صرف سلام کرنا ہے تا کہ باقیوں کو بھی بات کرنے کا موقعہ مل جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: وعلیکم السلام۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میں لاہور سے ہوں اور اپنی فیملی میں اکیلا احمدی ہوں۔ میں نے 2012 میں بیعت کی تھی۔ والدہ احمدی تھیں۔ باقی غیر احمدی تھے۔ چھ بہن بھائی ہیں۔ والدہ کی وفات کے بعد مشکلات پڑی ہیں تو مجھے باہر نکلنا پڑا۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہماری یہ ہجرت دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہی ہے کہ دین مدنظر ہو۔ یہ نہ ہو کہ یہاں آئے اور دین کو بھول گئے۔ دین کو یاد رکھیں۔

بعد ازاں ان تمام احباب نے جنکی تعداد سات صد سے زائد تھی اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی، باری باری ہر ایک نے مصافحہ کیا اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ ہر ایک نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔

پاکستان سے آنے والے ان احباب اور نوجوانوں میں سے بعض انتہائی کسمپرسی اور بیکسی کی حالت میں تکلیفیں اٹھا کر یہاں پہنچے تھے اور اپنے ہی وطن میں اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے تھے۔ پیارے آقا سے ملاقات ان کیلئے انتہائی تسکین قلب کا باعث بنی۔ جہاں انہیں اطمینان قلب نصیب ہوا وہاں ان کے غم کافور ہوئے۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد جہاں ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی وہاں بعضوں کی آنکھیں نم تھیں اور آبدیدہ تھے۔ ان کی زندگیوں میں پہلی بار یہ مبارک اور بابرکت لمحات آئے کہ اپنے آقا کا قرب نصیب ہوا اور شرف مصافحہ کی سعادت عطا ہوئی اور یہ مبارک ساعتیں ان کیلئے آب حیات بن گئیں۔

ایک دوست کہنے لگے کہ آج زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ ایک دوست نے کہا کہ اس وقت جو میرے جذبات ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایک نوجوان نے کہا آج میری زندگی کا حسین ترین دن ہے میں نے حضور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف مصافحہ پایا۔ غرض ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے اور احساسات تھے جس کا اظہار ان کی نمناک آنکھوں سے ہو رہا تھا۔

مرد احباب کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں 32 خواتین کے ایک گروپ نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ وہ خواتین تھیں جو گزشتہ ایک سال کے دوران جرمنی پہنچی تھیں اور پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اس پروگرام میں 15 فیملیز کے 50 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم زربن نوید ، مرزا شعور احمد، صائم احمد، فیضان خان، کامران اسد، فراز علی، رانا قدیم احمد، سلمان شاہ، ساحل مجید، فراس حسن، فیروز خان، عاطف احمد، دانش احمد مرزا، ملک طلحہ احمد

عزیزہ دا احمد، نہال ملک، نائلہ سندھو، نائمہ سندھو، دانیہ عروہ عمران، علیشہ احمد، علینہ احمد، عاتکہ احمد، حمدیٰ احمد، صبا نعیم، شمع ھبۃ البسیط ، ھبۃ الکافی خان، مسکان خالد محمود بھٹی، عطیۃ المتین، عاعلینہ خواجہ، عطیۃ الخبیر خان

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

16 راپریل 2017 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج پروگرام کے مطابق 46 فیملیز کے 174 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی مختلف 40 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 151 افراد نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Freiburg	Dietzenbach
Roedelheim	ویزبادن
Heilbronn	Paderborn
ڈرامسٹڈ	Boeblingen
Friedrichsdorf	رسل ہیم ویسٹ
Pfungstadt	Wuerzburg
Homburg/saar	Neuwied
Stein Bach	مورفیلڈن
Herborn	Limesheim
Soest	Ruedesheim
Ginnheim	Usingen
ہائڈل برگ	Florsheim
Kranichstein West	گراس گیراؤ

کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض ان میں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ دوبئی جماعت سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والی یہ سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔ آج کا دن ان کی زندگی میں ان کیلئے اور ان کی اولادوں کیلئے ایک یادگار دن تھا۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملے تھے اور آج کے یہ چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ ان مبارک لمحات کو تصاویر میں محفوظ کیا جواب ان کے گھروں کی زینت بنیں گی اور ان کی آئندہ آنے والی اولادوں کیلئے بھی ایک قیمتی خزانہ ہوں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم شایان احمد باجوہ، عمران عارف، البصر بادل بھٹی، رضوان احمد ملک، صفوان احمد رانا، باسم لقمان کاہلوں، عبدالکافی محمود، ثاقب محمود، سید عطاء الباقی۔

عزیزہ نورین احمد، نائمہ رضا، سارہ شہزاد، عاطفہ رفیق، افشا نور قاضی، جائشہ احمد، عطیۃ الاوّل بٹ، امواز ورود ساھی، ایشا کنول احمد، رُمیجا سمرہ راجا، مدیحہ احمد، ضُحیٰ ذیشان، باسمہ افضل، مریم عابد، ازکی خلعت، سبیکہ حمید، یاسمین سعید، سید ایمان، آصفۃ النور نواز، امتہ الباری نواز، فریحہ مبارک رانا۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ ابھی نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی میں 10 منٹ کا وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور اپنے سامنے بیٹھے بچوں کو اپنے قریب بلالیا اور از راہ شفقت ان بچوں سے گفتگو فرمائی۔ ان سے ان کی کلاسز اور تعلیم کے بارہ میں پوچھا، ان سبھی بچوں نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور دست مبارک کا بوسہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان بچوں کے چہروں پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی مَس کی۔ کتنے ہی خوش نصب یہ بچے تھے جو ایسی لافانی برکت لے گئے جو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ ان بچوں کے پیچھے ایک بچی بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس سے دریافت فرمایا کہ تمہاری آمین ہوئی۔ قرآن کریم روزانہ پڑھتی ہو؟ بچی نے جواب دیا کہ میں روزانہ قرآن کریم پڑھتی ہوں۔

ایک بچے نے اپنا ہاتھ حضور انور کو دکھایا کہ اسے پھلبہری کی تکلیف ہے۔ اس پر بچے کے والد نے اس کی بیماری کی قدرے تفصیل بتائی اور بتایا کہ اب ڈاکٹر وقار بسرا صاحب سے ہومیو پیتھک علاج جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری والدہ تھائی لینڈ میں ہیں۔ دعا کریں کہ ان کا کیس پاس ہو جائے۔ انہوں نے حضور انور کو سلام بھجوایا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وعلیکم السلام۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری بیٹی نے امتحان دینا ہے۔ اس کی کامیابی کیلئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے آیا ہوں اور اکنامکس میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

ماہ رمضان میں چندہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کریں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا سے حصہ لیں

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ رمضان کا مہینہ ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں اپنی شان و شوکت اور فیوض و برکات کے ساتھ آ رہا ہے۔ رمضان کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے۔ یہ نیکیوں کا مہینہ ہے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ رضاء الٰہی کو جذب کرنے اور صدقات وخیرات کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ روحانی سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

اس ماہ مقدس میں تمام قسم کی عبادات کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی قربانی کا بھی ذکر ہے جس میں مالی قربانی بھی ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اس ماہ میں نبی کریمؐ اپنی کمر کس کر لیا کرتے تھے۔ تیز ہوائیں بھی اپنی تیزی میں آپؐ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں: ’’اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ آنحضرتؐ کے انصار کی طرف دیکھو کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تاکہ تمہیں پتا لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 613، اشتہارات ستمبر 1903ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مقدس کے تعلق سے احباب جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ’’اے میرے پیارے بھائیو! یہ مہینہ رحمتوں کے لٹانے کا مہینہ ہے۔ خدا آسمان سے زمین پر صرف اس لئے آیا ہے کہ اس کے بندے اس کے سامنے جھولیاں پھیلائیں اور اس کی رحمت کو، اس کی مغفرت کو، اس کے فضلوں کو، اس کی رضا کو پائیں، اس کی خوشنودی کو حاصل کریں، اس کے نور سے اپنے سینہ ودل کو منور کریں۔‘‘

نیز فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ردسمبر 1966ء)

انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک کے آخر میں چندہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کرنے والے افراد کے اسماء بغرض دُعا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائے جائیں گے۔ پس جملہ مجاہدین وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں مکمل ادائیگی کر کے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں نیز جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس ماہ مبارک میں مکمل چندہ وقف جدید ادا کرنے والے افراد جماعت کی فہرست ارسال کردہ فارم پر تیار کر کے 25 رمضان المبارک تک دفتر ھذا کو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے وعدہ جات کو جلد از جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید بھارت)

خطبہ نکاح سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 06/اپریل 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ نورعودہ بنت مکرم عبدالقادر عودہ صاحب کا ہے، جو آج کل گھانا میں رہتے ہیں، سیریا کے حالات کی وجہ سے گھانا شفٹ ہوئے ہوئے ہیں اور یہ نکاح عزیزم فائز نوشیروان احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ تعارف سے پتا لگ گیا ہے یہ دونوں خاندان، ایک سیرین عرب ہیں، دوسرے پاکستانی اوریجن کے ہیں اور دونوں کے یقیناً رہن سہن، گھر کے طور طریقے اور طبیعتوں میں فرق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑا احسان کیا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہم ان لوگوں میں شامل ہو گئے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام بھی فرمایا تھا کہ اُمّتِ واحدہ بنانا ہے۔ تو یہ اُمّت واحدہ جو بنی ہے اس کا ایک رنگ اس طرح بھی پورا ہو رہا ہے کہ مختلف علاقوں کے لوگ، مختلف قوموں کے لوگ آپس میں رشتے بھی طے کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے رشتے اس طرح جو بھی طے ہوئے ہیں بڑے کامیاب بھی ہیں اور آئندہ آگے نسلیں بھی ان کی احمدیت پر قائم اور کامیابی سے زندگی گزارنے والی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور دونوں خاندان ایک دوسرے کو سمجھنے والے ہوں۔ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کی طبیعتوں کو سمجھتے ہوئے، ایک دوسرے کے جذبات، احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں اور حقیقی رنگ میں وہ نمونہ دکھائیں جو ایک احمدی کا ہونا چاہیے اور جس کی ایک احمدی سے توقع کی جاسکتی ہے۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔ لڑکی کے وکیل مکرم مسلم الدروبی صاحب ہیں۔

حضور انور نے مکرم مسلم الدروبی صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

Musallam El Droubi Sahib you don't understand Urdu ?

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور لڑکی کے وکیل سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7/اپریل 2017ء)

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/مارچ 2017ء بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالمالک خان صاحب، لندن)

12/مارچ 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری عبدالغنی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ نے زیادہ عرصہ کراچی میں گزارا اور وہاں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2012ء میں لندن آگئی تھیں اور یہاں حلقہ ویسٹ ہل میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، خوش اخلاق، ملنسار بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حاجی شریف احمد بھٹی صاحب
(آف بہاولپور، حال ربوہ)

19/نومبر 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت اللہ دتہ صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ کو ربوہ کے قیام کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا اور آپ کا نام تاریخ احمدیت میں افتتاح میں شامل ہونے والوں کی فہرست میں بھی شامل ہے۔ ربوہ میں سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ 1969ء میں حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ 30 سال پر محیط عرصہ میں انہوں نے جماعت احمدیہ چک نمبر 23 ضلع بہاولپور کے صدر جماعت کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اپنی زمین پر مسجد اور مشن ہاؤس بنوایا۔ مرحوم بہت سے نیک خصائل کے مالک تھے۔ خلافت کے عاشق اور خلیفہ وقت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے تھے۔ اعلیٰ اخلاق، حسن سلوک اور ہر ایک کی ہمدردی اور خدمت کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ غیر از جماعت احباب سے بھی بہت اچھے تعلقات تھے اور وہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ جماعتی عہدیداروں اور مربیان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی خدمت اور ضیافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اسے اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتے تھے۔ بچوں کو خلافت کی اطاعت اور ہمیشہ اس کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب (مربی سلسلہ، عربک ڈیسک، یوکے) کے قریبی عزیز تھے۔

(2) مکرم ماسٹر عبدالحمید خان صاحب
(ڈیریانوالہ ضلع نارووال)

18/جنوری 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا جن میں سے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال نمایاں ہے۔ آپ نے ڈیریانوالہ میں اسکول ٹیچر کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اسسٹنٹ نگران لائبریرین کے طور پر ملازمت کی۔ آپ غیر احمدی اساتذہ کیلئے ایک اچھا نمونہ تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا اور اس غرض سے اپنے پاس بہت سی جماعتی کتب کا ذخیرہ جمع کر رکھا تھا۔ آپ کی والدہ کو خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے گھروں میں خدمت کا موقع ملا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ نادیہ قدیر صاحبہ
(اہلیہ مکرم نعمان طاہر صاحب، یو۔ایس۔اے)

18/فروری 2017ء کو 35 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، خلافت سے والہانہ محبت کرنے والی ایک فدائی خاتون تھیں۔ آپ کو عبادت کا شوق اور قرآن کریم سے بے حد پیار تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی دونوں بچیاں تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

جماعتی رپورٹیں

احمدی عالم کی غیر مذاہب کے جلسوں میں تقریر

۞ 22 دسمبر 2016 کو چیف خالصہ دیوان کی جانب سے منعقد کئے جانے والے ایک جلسہ میں مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ اور مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے ''ہمارے حقوق اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ہر دو مقررین نے اس عنوان پر قرآن مجید کی تعلیمات کی رو سے روشنی ڈالی۔ مورخہ 23 دسمبر 2016 کو گورداسپور میں عیسائی کمیونٹی کی جانب سے ایک پروگرام میں مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب کو تقریر کی دعوت دی گئی۔ آپ نے امن و اتحاد کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ ماہ جنوری 2017 میں مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے جنڈیالہ ضلع امرتسر میں سکھوں کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب میں اسلام کی امن بخش تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام امن کے حوالے سے کی جانے والی عظیم مساعی کا بھی ذکر کیا جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔

(عزیز احمد ناصر، مبلغ و نگران صوبہ پنجاب دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

۞ جماعت احمدیہ رام پور کرناٹک میں مورخہ 20 فروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد خدام، اطفال اور ناصرات کی کھیلیں کروائی گئیں۔ بعدہ وقار عمل ہوا اور گاؤں کی گلیوں کی صفائی کی گئی۔ اسی دن ہندوؤں کے ایک پروگرام میں خدام نے پانی پلایا۔ اس موقع پر 10 بڑے افراد کو کنڑ زبان میں جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ بعد نماز مغرب مکرم ایم نور صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم اجمیر احمد نے کی۔ نظم عزیز رضوان احمد نے پڑھی۔ قصیدہ عزیز طلحہ اکرام نے پڑھا۔ مکرم محبوب صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سُنایا۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکرام، معلم سلسلہ رام پور، کرناٹک)

۞ مجلس خدام الاحمدیہ چنڈیگڑھ کی جانب سے مورخہ 19 فروری 2017 کو مکرم احسان خان صاحب صدر جماعت چنڈیگڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم تصور احمد ناصر صاحب نے کی۔ عزیز دبیر احمد نے متن پیشگوئی پڑھ کر سُنایا۔ بعدہ مکرم خورشید احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے یوم مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم تاج محمد صاحب معلم سلسلہ چنڈیگڑھ نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ یوم مصلح موعودؓ کے حوالے سے خدام کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ نیز مقابلہ حفظ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ بھی ہوا۔ (سمیع الرحمن، مبلغ انچارج چنڈیگڑھ)

۞ جماعت احمدیہ برہ پورہ، بھاگلپور (بہار) میں مورخہ 20 فروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محمد عبدالباقی صاحب صدر جماعت بھاگلپور نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد یامین خان، معلم سلسلہ بھاگلپور)

۞ جماعت احمدیہ امروہہ میں بعد نماز مغرب مکرم دلشاد احمد صاحب صدر جماعت امروہہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خدام نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نجم الانصاری، مبلغ سلسلہ امروہہ)

۞ جماعت احمدیہ جے پور میں مورخہ 19 فروری 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عطاالوھاب صاحب نے کی۔ نظم مکرم فواد احمد فاروقی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شفیق احمد صاحب، مکرم نبی محمد صاحب اور مکرم عطاء الرب صاحب نے یوم مصلح موعود کے حوالے سے مختلف عناوین پر تقریر کی۔ دوران تقاریر عزیز توصیف احمد نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(لئیق احمد فاروقی، صدر جماعت احمدیہ جے پور)

۞ جماعت احمدیہ پارولی میں مورخہ 20 فروری 2017 کو مسجد مسرور میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اکرم خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم اسلم خان صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے یوم مصلح موعود کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ ایک ڈاکیومنٹری پیش کی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم خان شاہد، مربی سلسلہ پارولی)

۞ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں مورخہ 19 فروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عدنان احمد نے کی۔ مکرم جاں نثار صاحب معلم سلسلہ نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم سرور احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایوب علی خان، مبلغ سلسلہ لدھیانہ)

۞ جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 20 فروری 2017 کو احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے 20 فروری کے دن کی اہمیت اور پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ پونچھ نے حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کاموں کے متعلق تقریر کی۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب نے وقف عارضی کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رفیق احمد، مبلغ سلسلہ پونچھ)

۞ جماعت احمدیہ راٹھ میں مورخہ 19 فروری 2017 کو امیر جماعت احمدیہ حمیر پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں احباب جماعت راٹھ کے علاوہ مسکرا اور بہگاؤں کے افراد بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم انعام ذاکر صاحب نے کی۔ مکرم انصار احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی روشنی میں آپ کے علمی اور تنظیمی کام کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۞ جماعت احمدیہ مسکرا میں مورخہ 20 فروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز یاسر احمد نے کی۔ مکرم جرجس حسین صاحب معلم سلسلہ نے ایک نظم پڑھی۔ مکرم رحمٰن احمد صاحب نے متن پیشگوئی پیش کیا۔ بعدہ مکرم شاکر احمد صاحب، مکرم جرجس حسین صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔

(عطاء العزیز، مبلغ انچارج حمیر پور، یوپی)

۞ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں مورخہ 20 فروری 2017 کو مسجد بیت الغالب میں مکرم عبداللطیف صاحب صدر جماعت عثمان آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عادل احمد نے کی۔ نظم عزیز شکیل احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم ندیم احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیز سجیل احمد اور مطاہر احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا ایک ایک واقعہ سنایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالرحیم، مبلغ انچارج عثمان آباد)

جماعت احمدیہ جے پور میں مشترکہ تربیتی جلسہ

۞ جماعت احمدیہ جے پور میں مورخہ 22 جنوری 2017 کو ذیلی تنظیموں کے مشترکہ تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم توصیف احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم نظیف احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شفیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے خدام الاحمدیہ جرمنی سے خطاب کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم ذبیح اللہ صاحب نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عطاء الرب صاحب مبلغ انچارج نے خلافت سے وابستگی اور نماز باجماعت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم رئیس احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے دعوت الی اللہ کی اہمیت کی موضوع پر تقریر کی۔ مکرم شریف احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے قرآن مجید کی تلاوت اور تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے اصلاح اعمال کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم عطاء الرب صاحب نے تجوید قرآن مجید کلاس لی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (لئیق احمد فاروقی، صدر جماعت احمدیہ جے پور)

''جاء المسیح جاء المسیح'' کے عنوان پر سیمینار

۞ مورخہ 16 مارچ 2017 کو جامعہ احمدیہ قادیان میں صبح 10:30 بجے رحیم ہال میں مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ایک سیمینار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز سعید احمد متعلم درجہ رابعہ نے کی۔ عزیز یونس محمد متعلم درجہ رابعہ نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ سابقہ پیشگوئیوں کے آئینہ میں'' عزیز ایم۔ منور احمد متعلم درجہ رابعہ نے کی۔ دوسری تقریر عزیز محمد طلحہ ایم۔ پی متعلم درجہ رابعہ نے بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ تائیدات سماوی و ضرورت زمانہ'' کی۔ بعدہ عزیز عبدالرحمن حارث متعلم درجہ ممہدہ نے نظم پڑھی۔ تیسری اور آخری تقریر بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کا مقام و مرتبہ'' عزیز سعید احمد ڈار متعلم درجہ رابعہ نے کی۔ صدارتی خطاب کے بعد صدر اجلاس نے طلباء میں تحائف تقسیم کئے۔ (مبشر احمد خادم، صدر سیمینار کمیٹی جامعہ احمدیہ قادیان)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۞ جماعت احمدیہ سلی گوڑی و سلی گوڑی ٹاؤن میں مورخہ 23 مارچ 2017 کو بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم نور عالم صاحب امیر ضلع جلپائی گوڑی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سلیمان ملاّ صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم ظفر دفتری صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم حبیب الرحمن صاحب معلم سلسلہ نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ مکرم عبدالقدوس دفتری صاحب سیکرٹری جائیداد نے ''جماعت احمدیہ کا تعارف'' بزبان بنگلہ پیش کیا۔ بعدہ خاکسار نے ''23 مارچ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت و ضرورت زمانہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (صغیر عالم، مبلغ انچارج جلپائی گوڑی)

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ الٰہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8205: میں شمائلہ.پی زوجہ مکرم عبدالرحیم.بی.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن Bilavinakath House، Karuvambram west ضلع Manjeri، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 92 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طٰہٰ　　الامۃ: شمائلہ.پی　　گواہ: کے.وائی.شمس الدین

مسل نمبر 8206: میں طاہر الدین.ایم ولد مکرم محی الدین.ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن Moochikkal ضلع Manjeri صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.وائی.شمس الدین　　العبد: طاہر الدین.ایم　　گواہ: فرحان حسن

مسل نمبر 8207: میں سید ہانی.ٹی.ایم ولد مکرم سید محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2008، موجودہ پتہ: Vallanchira Kakengal (H) ڈاکخانہ Palakulam ضلع Manjeri صوبہ کیرالہ، مستقل پتہ: Thazhangdi Madathil (H) ڈاکخانہ Patterkulam ضلع Manjeri صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طٰہٰ　　العبد: سید ہانی.ٹی.ایم　　گواہ: کے.وائی.شمس الدین

مسل نمبر 8208: میں جنت زوجہ مکرم آسین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن سرما کالونی، بھوانی روڈ ضلع جیند، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: انگوٹھی 4 گرام، جوتی 10 گرام، لاکٹ 3 گرام، بالیاں 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پائل 50 گرام، انگوٹھی 5 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور دین　　الامۃ: جنت　　گواہ: بیرو دین

مسل نمبر 8209: میں محمد اشفاق ولد مکرم ذاکر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن شندرہ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔پلاٹ 4 مرلہ بمقام پونچھ شہر قیمت 4 لاکھ روپئے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/16,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مختار احمد ظفر　　العبد: محمد اشفاق　　گواہ: رفیق احمد طارق

مسل نمبر 8210: میں آمین خان ولد مکرم شمشیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن بڈھا بابا بستی بھیوانی روڈ، جیند، ضلع جیند، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور دین　　العبد: آمین خان　　گواہ: بیرو دین

مسل نمبر 8211: میں ایم.نصرت زوجہ مکرم بی.صدیق حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن بتھیری ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔1 ایکڑ 90 سینٹ زمین بمقام پالانگورا، 32 سینٹ زمین اور ایک گھر بمقام کامالائی، زیور طلائی: انگوٹھی 4 گرام، سٹیڈ 4 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر: 16 گرام (22 کیریٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ: ایم.نصرت　　گواہ: شاہد احمد

مسل نمبر 8212: میں سی.کے.نسیمہ زوجہ مکرم او.کے.صید محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن Oorakkadan ڈاکخانہ Amarambalam ضلع Malappuram صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین 30 گرام، بالیاں 4 گرام (22 کیریٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحیم　　الامۃ: سی.کے.نسیمہ　　گواہ: منور احمد

مسل نمبر 8213: میں زینبہ.ایم زوجہ مکرم کے.ایم جلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال، ساکن دارالصدیق ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین 30 گرام، کڑے 16 گرام، بالیاں 2 گرام (تمام زیوارات 22 کیریٹ) بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔(مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619　Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
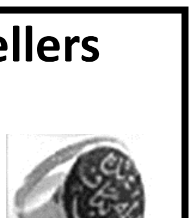
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:عبدالرحیم الامۃ: زینبہ.ایم گواہ:منوراحمد

مسل نمبر 8214: میں عبدالعزیز ولد مکرم سلیمان راتھر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن سلیمانیہ منزل ڈاکخانہ ماتھرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 20 سینٹ زمین مع مکان (نمبر 188/1/114) 27 سینٹ زمین (نمبر 188/1/70)، 9 سینٹ زمین مع مکان (نمبر 77/66) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:نسیمہ عزیز العبد:عبدالعزیز گواہ: Nazar N

مسل نمبر 8215: میں ٹی.کے.عبدالمجید ولد مکرم ٹی.کے.حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 55 سال، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کرولائی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 16.75 سینٹ زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:کے.ریاض احمد العبد:ٹی.کے.عبدالمجید گواہ:منوراحمد

مسل نمبر 8216: میں عبدالمومن ولد مکرم محمد کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 38 سال، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کلکولم ضلع کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11 سینٹ زمین (نمبر 1279/3) میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/14,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ٹی.ایم.عبدالجلیل العبد:عبدالمومن گواہ:نجیب.ایم.پی

مسل نمبر 8217: میں سفیدہ.ٹی زوجہ مکرم ٹی.کے.امیر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کلکولم ضلع کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کڑے 12 گرام، چین 12 گرام، انگوٹھی 2 گرام، بالیاں 2 گرام، حق مہر 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ٹی.ایم.عبدالجلیل الامۃ: سفیدہ.ٹی گواہ:ایم.پی.نجیب

مسل نمبر 8218: میں صوفیہ.وی.ایچ زوجہ مکرم عبدالمومن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1981، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کلکولم ضلع کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 5 گرام، چین 14 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8440 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ٹی.ایم.عبدالجلیل الامۃ:صوفیہ.وی.ایچ گواہ:نجیب.ایم.پی

مسل نمبر 8219: میں فرزانہ بانو زوجہ مکرم شہاب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کلکولم ضلع کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 8 گرام، سکّہ 1 گرام، بالیاں 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ٹی.ایم.عبدالجلیل الامۃ:فرزانہ بانو گواہ:نجیب.ایم.پی

مسل نمبر 8220: میں فصیلہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن Thuppilikkadan ڈاکخانہ کلکولم ضلع کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کڑے 56 گرام، چین 54 گرام، انگوٹھی 10 گرام، بالیاں 2 گرام، پائل 28 گرام، بریسلیٹ 6 گرام، نتھ 1 گرام، حق مہر 24 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ٹی.ایم.عبدالجلیل الامۃ:فصیلہ گواہ:نجیب.ایم.پی

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Study Abroad
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
All Services free of Cost
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں جس بات کو لیکر سب سے زیادہ فکر مند ہوں وہ یہ ہے کہ میری امت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی اوران خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں وہ حق سے دور چلی جائے گی۔ دنیا کمانے کے منصوبے آخرت سے غافل کردیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ دنیا رخت سفر باندھ چکی ہے اور آخرت بھی آنے کیلئے تیاری پکڑ چکی ہے دونوں طرف سے سفر شروع ہے۔ پس اگرتم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہوگا۔ جو عمل ہونے ہیں جن کا نتیجہ ملنا ہے وہ اسی دنیا میں ملنا ہے اس لئے اپنے اعمال ٹھیک کرو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت اللہ کی رضا اور نیک اعمال کی تلاش میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتایئے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ لوگوں کے مالوں کو حریص نظر سے نہ دیکھو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

دنیا کی بے رغبتی کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کردے بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے، مؤمنین سے، اپنی امت کے افراد سے، یہ زہد اور دُنیا سے بے رغبتی کے یہ معیار چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے یہ ادراک عطا فرمایا ہے کہ دنیا کے نقصان ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں بھی اور بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کے لاکھوں اور کروڑوں کے کاروبار مخالفین نے تباہ کئے اور جلائے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والے ان احمدیوں نے نہ حکومت سے مانگا نہ کسی اور سے مانگا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے وہ ہزاروں اور لاکھوں کا کاروبار جوان کا تباہ ہوا تھا وہ کروڑوں میں بدل گیا۔

پس یہ مثالیں جہاں احمدیوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں وہاں ترقی یافتہ ممالک میں آئے ہوئے احمدیوں کے لئے یہ احساس پیدا کرنے والی بھی ہونی چاہئیں کہ ہمیں مال اور دولت پر دنیاداروں کی طرح گرنا نہیں چاہئے۔ ہمیں حریص نظر سے دوسروں کے مال کو دیکھنا نہیں چاہئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر کسی چیز کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا ہے تو دینی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو ہمیں دیکھنا چاہئے اور دیکھ کر پھر اس جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے۔ فرمایا: دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو یعنی۔ دنیا کماؤ دنیا سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا تقویٰ تمہارے سامنے ہو۔ دین کی تعلیم تمہارے سامنے ہو فرمایا کہ پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ یعنی خدا یاد ہی نہ رہے عبادتوں کے وقت بھی دنیاوی چیزوں میں ملوث ہو۔ نمازوں کے وقت میں انٹرنیٹ پر مصروف ہو فلمیں دیکھنے میں مصروف ہو یا کوئی اور پروگرام دنیاوی دیکھ رہے ہو یہ نہیں۔ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ پھر دعویٰ ہے حقیقت کی بیعت نہیں ہے ایمان نہیں ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ عذاب اور جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ فرمایا انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ ہرگز نہیں مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر ہو اور آخرت کی فکر ہو۔ فرمایا لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ دنیا کی لذات کیا ہیں دنیا کی طلب اور پیاس کو بڑھانے والی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔

پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور ازخود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔

پس ہمیں ان ملکوں کی آسائشیں اور آرام خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کرنیوالے نہ ہوں۔ اس کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ ہمارے اچھے حالات ہمارے بہتر مالی حالات ہمیں اپنے کمزور مالی حالات رکھنے والے بھائیوں کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے کبھی نہ ہوں۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھی ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں نہ کہ اس مقصد کو بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہیں اور اس دنیا کی دھوکے والی زندگی کبھی ہم پر حاوی نہ ہو۔ ہم اس دنیا کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں اور آخرت کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا ہمارے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دے اور آخرت میں بھی ہم جنت حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا ایک جنازہ ہے مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان کا جن کو 3 رمئی کو شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک کا ہے جو ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر تھیں۔ 17 راپریل کو یونیورسٹی کے ایک ملازم نے چاقو سے وار کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا۔ ☆☆

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 11 May 2017 Issue No. 19

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

✡ پیار اور محبت کا پیغام پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا پیغام پہنچانا، یہ ہمارا کام ہے جو ہم کرتے چلے جارہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اِس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آکر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہونگے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہونگے۔ ✡ ہم جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمت خلق کے کام بھی کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کیلئے بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا۔ ✡ اصل اسلام یہی ہے کہ تم بندے کو خدا سے ملاؤ، اپنے آپ کو خدا سے ملاؤ اور اسی مقصد کیلئے مسیح موعودؑ نے کہا کہ مَیں آیا ہوں اور بتایا کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرو یہ دو چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بنیاد ہیں اور یہی چیزیں ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت آگے لے کے جارہی ہے۔ ✡ ہم دنیا میں ہر جگہ اختلافات کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں، دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ایک دوسرے سے اختلافات کرنے کی بجائے محبت اور پیار سے رہے اور آپس میں مل جل کر رہے ✡ مسلمان علماء اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات حاصل کرنے کیلئے اسلامی تعلیم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اتنی توفیق نہیں کہ خود دیکھیں کہ حقیقی تعلیم کیا ہے اور یہ غلط لیڈرشپ ہی ہے جس نے مسلمانوں کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے اور اسلام کی صحیح لیڈرشپ وہی ہے جو بانی اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔

(مسجد بیت النصیر کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

● خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے، مَیں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے ● آج یہاں پر آکر خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور آپ کا خطاب سن کر مجھے خاص قسم کی روحانیت محسوس ہوئی ہے جس کا مجھ پر گہرا اثر ہے، میرے دل کے جتنے بھی تحفظات تھے وہ دُور ہوگئے ہیں ● کاش سب مسلمان ایسے ہی ہوتے، خلیفہ کے چہرے سے نور، صبر اور سکون عیاں ہوتا ہے ● خلیفہ کے پرسکون چہرہ مبارک نے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا، آپ کی شخصیت پُرتاثیر ہے، آپ کا فی البدیہہ خطاب فرمانا اور دوسرے مقررین کی باتوں پر اظہار خیال فرمانا بہت پسند آیا ● مَیں اس بات سے متاثر ہوا ہوں کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کسی بھی لمحہ اس امر سے نہیں جھجکتے کہ اسلام کی حقیقی اور امن پسند تصویر پیش کریں ● عزت مآب خلیفۃ المسیح ایک پُرحکمت شخصیت ہیں اور مجھے محسوس ہوا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے افراد سے بہت پیار کرتے ہیں ● عزت مآب خلیفۃ المسیح سے سکون کی شعائیں نکلتی ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک بہت ہی معزز اور محترم انسان ہیں☆

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 11 تا 16 / اپریل 2017 کی مصروفیات

11 / اپریل 2017 (بقیہ رپورٹ)

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ جیسا کہ ایک معزز مقرر نے بھی ذکر کیا کہ جو تلاوت کی گئی تھی اس میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ تمہیں نیک کام کرنے چاہئیں اور اصل نیکی یہی ہے کہ خدمت خلق کے کام بھی کرو، غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو اور اس قسم کے دوسرے کام کرو۔ پس جب ہم ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں تو اس امید اور توقع پر اور اس سوچ کے ساتھ تعمیر کرتے ہیں کہ ہم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کیلئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمت خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔

پس یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمت خلق کے بہت سے کام کررہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں۔ ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں بلکہ ایسے غریب ملک اور اُن کے remote areas میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں ماڈل ویلج بنا کے ہم اُن علاقوں کو بجلی اور پانی مہیا کررہے ہیں جن کو پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا۔

مَیں ہمیشہ مثال دیا کرتا ہوں کہ اِن ترقی یافتہ ملکوں میں ہمیں پانی کی قدر نہیں ہے باوجود اِس کے کہ ہوٹلوں میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی لکھا جاتا ہے کہ پانی کی بچت کرو پانی کا کم استعمال کرو پانی کا صحیح استعمال کرو۔ لیکن پانی کا احساس اُس وقت ہوتا ہے جب ہم غریب افریقہ کے ممالک میں وہاں کے دُور دراز علاقوں میں جائیں جہاں گاؤں کے بچّے بجائے تعلیم حاصل کرنے کے، بجائے سکول جانے کے اپنی غربت کی وجہ سے اُس تعلیم سے بھی محروم ہیں اور نہ صرف تعلیم سے محروم ہیں بلکہ ایک بالٹی سر پہ اٹھا کے، ایک برتن سر پہ اٹھا کے، ایک ایک دو دو تین تین کلومیٹر تک دُور جا کے جو گندے پانی کے تالاب ہیں وہاں سے پانی لے کے آتے ہیں اور پھر وہ گھر والے اس پانی کو کھانے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ تو ایسی جگہوں پر جب آپ صاف پینے کا پانی مہیّا کریں ہینڈ پمپ لگائیں یا واٹر پمپ لگائیں اس وقت جو ان لوگوں کی حالت ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ یہاں مغرب میں، یورپ میں، انگلستان میں بھی لوگوں کی لاٹری نکلتی ہے۔ کسی کی کئی ملین ڈالرز کی یا پاؤنڈ یا یورو کی لاٹری نکلے تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے اور چھلانگیں لگا رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُس احساس اور خوشی کو محسوس کریں جو اُن غریب بچوں کو اُن کے گھر کے دروازے کے سامنے صاف پانی مہیّا ہونے پہ ملتی ہے تو لگتا ہے اُن کی کئی ملین یورو کی لاٹری نکل آئی ہے۔

پس یہ وہ احساس ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور جس کے لئے ہم جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کیلئے بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا کیونکہ بانی اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب دنیا میں جتنے مسلمان ہیں انکی اکثریت اسلام کی اصل تعلیم کو بھول جائے گی اور اس وقت ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو revive کرے گا، دوبارہ قائم کرے گا اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا میں پھیلائے گا اور یہی کچھ ہم نے بانی جماعت احمدیہ سے سیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ شدّت پسندی، دہشتگردی، جہاد، جنگ یہ کوئی اسلام نہیں ہیں۔ اصل اسلام یہی ہے کہ تم بندے کو خدا سے ملاؤ یا اپنے آپ کو خدا سے ملاؤ اور اسی مقصد کیلئے انہوں نے کہا کہ مَیں آیا ہوں۔ دوسرا یہ بتایا کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرو اور یہ دو چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بنیاد ہیں اور یہی چیزیں ہیں جس کو آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت لے کے جارہی ہے۔

ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے۔ جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا ہے۔ جس نے دنیا میں ہر طرف دہشت گردی پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں بھی۔ عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں سینکڑوں ہزاروں لوگ بلا وجہ قتل کردیئے ہیں۔ وہ خلافت نہیں کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اس طریقہ کے مطابق نہیں آئی جو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی کیونکہ صحیح خلافت اسی وقت آنی تھی جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ اور مہدی موعودؑ نے آنا تھا اور اسکے بعد پھر اس کام کو خلافت نے جاری رکھنا تھا جس کام کے کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا تھا اور وہ کام جیسا کہ مَیں نے بتایا اللہ تعالیٰ سے بندہ کو ملانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا ہے۔ پس یہ ہے بنیادی فرق حقیقی خلافت اور غیر حقیقی خلافت میں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے کسی بھی غیر مسلم کو ڈرنے کی یا اس سے کسی قسم کا تحفظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

یہاں میئر صاحب نے ذکر کیا کہ اس علاقہ کی مسجد میں ہم نے ایک درخت لگایا۔ جہاں درخت اور پودے ظاہری طور پر خوبصورتی کیلئے لگائے جاتے ہیں جہاں پھلدار درخت پھل حاصل کرنے کیلئے لگائے جاتے ہیں جہاں درخت اور سبزہ ماحول کو صاف کرنے کیلئے لگایا جاتا ہے، آج کل کلائمیٹ چینج کا بھی بڑا زور ہے۔ پولوشن کا بڑا زور ہے اور اس کیلئے پلانٹیشن بھی کی

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad